بد نگاہی کی تباہی

تصنیفِ لطیف

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Owaisi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ (پارہ۱۸، سورۃالنور، آیت ۳۰)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں (زنا سے بچیں)۔

اور فرمایا: وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِھِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَھُنَّ (پارہ۱۸، سورۃالنور، آیت ۳۱)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں (بدکاری سے بچیں)۔

فائدہ: ان دونوں مضمونوں میں مرد و عورت کو بدنگاہی سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے اسی لئے کہ زنا کا سب سے پہلا مرحلہ نگاہ طے کرتی ہے اور اس سے بچنا سخت مشکل ہے کیونکہ یہ نگاہ دل پر زبردست طریقے سے تیر پھینکتا ہے۔

نگاہ کی تاثیر: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بیگانی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے بچو اس لئے کہ دل میں اس سے شہوت پیدا ہوتی ہے۔ (یونہی بے ریش حسین لڑکے کا چہرہ)۔

شیطان کا تیر: روح البیان میں ہے کہ انسان کے جسم میں شیطان کا سب سے بڑا تیر انسان کی آنکھ ہے اس لئے دوسرے حواس اپنے مقام پہ ساکن ہے انھیں جب تک شے مس نہیں کرتی اس وقت تک حرکت میں نہیں آتے بخلاف آنکھ کے کہ یہ دُور و نزدیک ہر طرح سے انسان کو کام دیتی ہے اور اسی کے ذریعے سے ہی انسان بہت سی غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

این همه آفت که بتن میرسد — از نظر توبه شکن میرسد
دیده فروپوش چودر در صدف — تا نشوی تیر بلا را هدف [1]

یعنی یہ جملہ آفات جو انسان کو پہنچتی ہیں اسی آنکھ توبہ شکن سے ہی پہنچتی ہیں۔ آنکھ کو ایسے چھپا کے رکھ جیسے صَدَف (سیپ) میں موتی چھپا ہوتا ہے تا کہ بلیّات (آفات) کا نشانہ نہ بنو۔

اسی لئے شرع میں پہلی بار اچانک کسی اجنبی عورت وغیرہ کو دیکھنا معاف ہے اس کے بعد دوبارہ دیکھے گا تو عمداً دیکھنے میں داخل ہو گا۔

---

[1] (تفسیر روح البیان، النور:30، 140/6، دار الفکر – بیروت)

حدیث شریف ۱: حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اے ابن آدم! پہلی بار دیکھنا تیرے لئے معاف ہے لیکن دوبارہ دیکھنے سے بچنا ورنہ وہ تیرے لئے ہلاکت کا موجب بنے گا۔[2]

حدیث شریف ۲: حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے اُمتیو! تم چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے بہشت کا ضامن ہوں۔ وہ چیزیں یہ ہیں:

۱۔ جب بات کرو تو سچ بولو۔

۲۔ جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو۔

۳۔ جب امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کرو۔

۴۔ اپنے فروج (شرمگاہوں) کی حفاظت کرو۔

۵۔ اپنی آنکھوں کو غیر محارم سے بچاؤ۔

۶۔ اپنے ہاتھوں کو حرام کاری سے محفوظ رکھو۔[3]

بدنگاھی کی سزا: ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اس کے آگے سے ایک عورت گزری اس نے نماز کے دوران ہی اس عورت کو بار بار دیکھا اُسی وقت سے اس کی بینائی چھین لی گئی۔[4]

شیطان کا شکار اور اس کا تیر: سب کو معلوم ہے کہ شیطان کا مقصد بنی آدم کو مستحقِ دوزخ بنانا ہے وہ اس شکار کی تاک میں لگا رہتا ہے اور بنی آدم کو پھنسانے اور اپنے شکار بنانے کا اس کے پاس سب سے بڑا حربہ اور تیز تیر بدنگاہی ہے۔

چنانچہ سیّدنا فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

یقول ابلیس ھی قوسی القدیمه التی ارمی بها وسهمی الذی لا اخطی به یعنی النظرۃ۔[5] (نزھۃ الناظرین)

یعنی شیطان ابلیس کہتا ہے نظر بد (بدنگاہی) میرا تیر کمان ہے جو میں پھینکا کرتا ہوں اور میرا یہ تیر خطا نہیں جاتا۔

---

[2] (تفسیر روح البیان، النور: 30، 140/6، دار الفکر – بیروت)

[3] (تفسیر روح البیان، النور: 30، 140/6، دار الفکر – بیروت)

[4] (تفسیر روح البیان، النور: 30، 140/6، دار الفکر – بیروت)

[5] (نزهة الناظرين في الأخبار والآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب آفات الفرج، باب الحص علي غض البصر، ص456، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

یعنی بد نگاہی سے نہ بچنے والا زنا سے بھی نہیں بچ سکتا اور شیطان کی اس شرارت کو ہر انسان آزما چکا ہے بلکہ اس کے تیر کے زخم تو ایسے گھائل ہیں کہ ان سے چھٹکارا نا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: ایسی سزائیں بعض لوگوں کو بطور نصیحت فوراً مل جاتی ہیں ورنہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ سزائیں (عذاب) آخرت سے خاص ہے جسے دنیا میں سزا ملے وہ عبرت کے لیے ہوتا ہے۔

حرم مکّہ کی خاتون: حضرت حاجی علامہ محمد لطیف چشتی کاموںکی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طواف کعبہ کے دوران ایک نوجوان ایک حسینہ جمیلہ خاتون کو غور سے دیکھ رہا تھا تو خاتون نے اسے فرمایا بھائی یہاں تو گناہ بخشوانے کے لئے آتے ہیں اور آپ اپنے عذاب (گناہ) کو بڑھانے آئے ہیں نوجوان نے یہ بات سن کر آنکھیں بند کر لیں اور طواف میں مصروف ہو گیا۔

امام احمد رضا کا کمال: بد نگاہی ہی کی تاثیرِ بد کو علماء کرام علمی شباب میں سمجھتے ہیں لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ نے اسے بچپن میں نہ صرف سمجھ لیا بلکہ عملی کاروائی سے طعنہ باز بازاری عورت کو بھی لاجواب فرمادیا۔ آپ ۴،۵ سال کی عمر کے تھے کہ ایک دن اپنے گھر سے باہر نکلے ایک بڑا کرتہ زیب تن تھا چند زنان بازاری (طوائف خانے) کا سامنے سے گزر ہوا آپ نے جب انہیں دیکھا تو کرتہ کے دامن سے منہ چھپالیا انہیں میں سے ایک نے کہا کہ میاں ستر کی تو خبر لو۔ آپ نے منہ چھپائے ہی برجستہ جواب دیا کہ نظر بہکتی ہے تو ستر بہکتا ہے۔ یہ جواب سن کر زَنِ بازاری (بازاری عورت) شرمندہ ہو کر لاجواب ہو گئی اور آپکی حاضر جوابی سے سننے والے حیران ہو گئے۔

سابق انبیاء علیہم السلام کے ارشادات:

(۱) وقال عيسى عليه السلام إياكم والنظرة فإنها تزرع في القلب شهوة وكفى بها فتنة[6] (نزھۃ الناظرین، صفحہ ۲۰۶)

یعنی سیّدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے لوگو! بد نگاہی سے بچو کیونکہ غلط نظر سے دیکھنے سے دل میں شہوت پیدا ہوتی ہے اور یہ شہوت فتنہ (زنا) کے لئے کافی ہے۔

(۲) قال داود لابنه عليهما السلام يا بني امش خلف الأسد والأسود ولا تمش خلف المرأة.[7] (نزھۃ الناظرین، صفحہ ۲۰۶)

یعنی سیّدنا داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا اے بیٹا تو شیر کے پیچھے جاسکتا ہے کالے ناگ (سانپ) کے پیچھے جاسکتا ہے لیکن تو عورت کے پیچھے نہ جا۔

کیونکہ سانپ کا ڈسا ہوا نجات پاسکتا ہے لیکن بد نگاہی کا ڈنک ایسا ظالم ہے کہ اس سے نجات مشکل ہے۔

چند واقعات آخر میں عرض کروں گا۔ (ان شاء اللّٰہ)

---

[6] (نزهة الناظرين في الأخبار والآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب آفات الفرج، باب الحث علي غض البصر، ص456، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، 2008م)

[7] (نزهة الناظرين في الأخبار والآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب آفات الفرج، باب الحث علي غض البصر، ص456، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، 2008م)

رسول اکرم ﷺ کی پیاری کاروائی:

(۱) حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے ایک خاتون نے آپ سے مسائل دریافت کئے تو آپ نے صاحبزادہ کے چہرہ کو اس خاتون کے دیکھنے سے دوسری طرف کر دیا[8] کہ نہ وہ نوجوان دیکھے گا نہ بد نگاہی میں مبتلا ہو گا۔

(۲) اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہا جن میں پاکباز بیبیوں کو نابینا صحابی رضی اللہ عنہ سے پردہ کا حکم فرمایا جب اُنہوں نے عرض کی کہ وہ تو نابینا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نابینا ہے تم تو نابینا نہیں ہو۔[9]

فائدہ: کتنی نزاکت ہے بد نگاہی کے مسئلہ میں کہ بظاہر اگرچہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہا کو فرمایا جا رہا ہے لیکن درحقیقت انتباہ تو اُمت کو ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام کا درس تقویٰ:

قال یحییٰ لعیسیٰ علیہ السلام لاتکن حدید النظر الی مالیس لک فانہ لن یزنی فرجل حفظت نظرک فان استطعت ان لاتنظر الی ثوب المواۃ التی لایحل لک فافعل و لن تستطیع ذالک الا باذن اللّٰہ تعالیٰ۔[10] (نزہۃ الناظرین)

یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے فرمایا اے انسان جس چیز کی طرف تیرا دیکھنا جائز نہیں اس کی طرف تو تیز نظر سے نہ دیکھ کیونکہ جب تک تو اپنی نگاہ کی حفاظت کرتا رہے گا زنا سے بچا رہے گا اور اگر تو یہ کر سکے کہ کسی اجنبیہ عورت کے کپڑوں کی طرف بھی نظر نہ کرے تو ایسا کر۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتا۔

فائدہ: آپ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کا بد نگاہی سے دیکھنا تو بڑی بات ہے عورت کا کپڑا بھی نہ دیکھو کیونکہ وہ بھی زنا کو اُبھارتا ہے بلکہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جہاں عورت بیٹھی تھی وہ اگرچہ چلی گئی لیکن پھر بھی اس کی جگہ پر نہ بیٹھو جب تک کہ وہ جگہ گرم ہو کیونکہ اس سے زنا کے تصورات بڑھیں گے اور اب نہ سہی کبھی بھی یہ تصورات زنا کا سبب بن جائیں گے۔

مرشد سیرانی قدس سرہٗ: ہمارے مرشد سیّدنا محمد الدین سیرانی قدس سرہٗ جہاں سے عورت کے پاؤں کا نشان نظر آتا اس جگہ سے ایک فرلانگ[11] دور چلے جاتے کہ کہیں عورت کا تصور ذہن میں نہ آجائے۔

فائدہ: ویسے تو آپ کی ولایتِ کاملہ مشہور ہے اور کرامات کا سلسلہ بھی وسیع ہے لیکن سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے مدۃ العمر شادی (نکاح) نہیں کیا۔ آپ سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا فقیر میں منی نہیں ہے۔ اس کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں۔

---

8) (مسند الإمام أحمد، ومن مسند بني هاشم، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب عن النبي صلى الله عليه وسلم بداية، مسند عبد الله بن العباس، 251/1، الحديث: 2266، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

9) (مشكاة المصابيح، كتاب النكاح، باب النظر إلى المخطوبة و بيان العورات، 931/2، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

10) (نزهة الناظرين في الأخبار و الآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب آفات الفرج، باب الحث علي غض البصر، ص456، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، 2008م)

11) ایک میل کا آٹھواں حصّہ، ۲۲۰ گز کا فاصلہ

(۱)انانیت ہی ختم ہو گئی ہے۔

(۲)مادۂ منویہ ہی ختم ہے۔

وہ اس طرح کہ آپ نے یادِ خدا میں اتنا کمال پیدا کیا کہ نفسانی خیالات بھی مٹ کر رہ گئے۔ اللہ ہمیں بھی اپنی یاد میں محویت واستغراق کی دولت نصیب فرمائے۔

(آمین)

ہدایات رسولِ اکرم ﷺ: ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُمت کی خیر خواہی میں ایسی ہدایات جاری فرمائی ہیں کہ جن پر عمل کرنے سے برائی کا ارتکاب تو دور کی بات ہے اس کا وہم وخیال تک بھی مٹا دیا جاتا ہے چنانچہ چند روایات بد نگاہی کے متعلق ملاحظہ ہوں۔

روایات پڑھنے سے پہلے ارشادِ ربانی عزوجل پڑھئے: اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا۔ (پارہ۱۵،سورۃ الاسراء،آیت ۳۶)

ترجمہ: بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

فائدہ: آیت میں ہے کہ السَّمْعَ وَ الْبَصَر اور الْفُؤَادَ سے سوال ہو گا جو ان سے اُمور سرزد ہونگے یہاں ہمارا موضوع ''نگاہ'' ہے تو اس سے یہی سوال ہو گا کہ تو نے کیا دیکھا اگر خیر وبھلائی ہے تو الحمد للہ ورنہ عذاب ہی عذاب (معاذ اللّٰه) اسی لئے حکم ہے کہ کسی غیر محرم پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو فوراً نگاہ ہٹالے جیسا کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أصرف بصري[12]

یعنی حضرت جریر بن عبداللہ الجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اگر میری نظر (کسی عورت پر) اچانک پڑ جائے تو کیا کروں؟ تو مجھے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نظر کو پھیر لے۔

فائدہ: اس کی تشریح تفسیرِ ابنِ کثیر میں ہے کہ فَإِنِ اتَّفَقَ أَنْ وَقَعَ الْبَصَرُ عَلَى مُحَرَّمٍ مِنْ غَيْرِ قَصْدٍ، فَلْيَصْرِفْ بَصَرَهُ عَنْهُ سَرِيعًا[13]

یعنی اگر اتفاقاً کسی پر نظر پڑ جائے جس کی طرف دیکھنا حرام ہے تو جلدی سے نظر پھیر لے۔

[12] (مختصر تفسیر ابن کثیر، آیت:30، سورۃ النور، 598/2، دار القرآن الكريم، بيروت–لبنان، السابعة، 1402ھ 1981م)

[13] (مختصر تفسیر ابن کثیر، آیت:30، سورۃ النور، 598/2، دار القرآن الكريم، بيروت–لبنان، السابعة، 1402ھ 1981م

اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی نظر تصور وخیال کے بغیر ہوتی ہے جب عمداً دوسری نگاہ ڈالی جائیگی تو وہ زہر ثابت ہو گی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جیسے پاکباز انسان کو فرمایا: "يَا عَلِيُّ، لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ. فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَ لَكَ الْآخِرَةُ"[14]

یعنی پہلی نظر معاف ہے لیکن دوسری نظر تمہارے لئے وبال وعذاب ہو گی۔

بدنگاهی زناهے: بدنگاہی خود زنا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ:

(۱) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ: النَّظَرُ [15]

یعنی بدنگاہی (بری نظر) یہ آنکھ کا زنا ہے۔

(۲) سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ[16]

یعنی دونوں آنکھوں کا زنا بری نظر ہے۔

فائده: زواجر میں ہے کہ عورتوں کی طرف بری نظر سے دیکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کا سرمہ لگائے گا۔

(۳) (وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ: بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُورَ إِلَيْهِ)[17]

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (فرمایا) اللہ تعالیٰ کی لعنت بدنگاہی سے دیکھنے والی اور دکھانے والے پر۔

اسی لئے خوفِ خدا رکھنے والے بندۂ خدا پر لازم ہے کہ وہ اپنی نگاہ کو قابو کرے تاکہ بدنگاہی کی خرابی میں مبتلا نہ ہو اور یہی نگاہِ بد زنا تک لے جائے گی اور زنا جہنم کا ایندھن ہے۔ لیکن دور حاضرہ کا نوجوان بالخصوص اس مرض میں نہ صرف مبتلا ہے بلکہ عمداً اس آگ کے گڑھے میں بار بار چھلانگ لگاتا ہے جہاں سے عورت کا گزر ہو گا یہ گھور گھور کر دیکھے گا اور بار بار دیکھے گا شرمانا تو اس کی قسمت میں لکھا ہی نہیں بلکہ بار بار گھورنا اپنے لئے فخر سمجھتا ہے لیکن یاد رہنا چاہئے کہ نامحرم کو دیکھنا بے لذت گناہ تو ہے ہی لیکن پتہ اس وقت چلے گا جب جہنم کی لوہے کی گرم سلاخیں سرمے کی سلائی کی طرح جناب کی آنکھوں میں پھیری جائینگی اتنی بار جتنی دفعہ جناب نے غیر محرم عورت یا بے ریش لڑکے پر نگاہِ بد ڈالی ہو گی۔ چونکہ نگاہِ بد کا انجام زنا یا لواطت ہے۔ فقیر ذیل میں ان دونوں کی تفصیل عرض کرتا ہے۔

زناکی وعیدیں: بدنگاہی زنا کا ارتکاب کراتی ہے اور زنا کی سزا سخت ہے دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔

قرآن مجید: (۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ (پارہ۱۵، سورۃ الاسراء، آیت ۳۲)

---

[14] (مختصر تفسير ابن كثير، آيت:30، سورة النور، 598/2، دار القرآن الكريم، بيروت–لبنان، السابعة، 1402هـ 1981م)

[15] (تفسير ابن كثير، سورة النور: 42/6،30، دار طيبة، سنة النشر: 1422هـ/2002م)

[16] (الزواجر عن اقتراف الكبائر، كتاب النكاح، الباب الكبيرة الثانية والأربعون والثالثة والأربعون والرابعة والأربعون الخ، 3/2، دار الفكر، الأولى، 1407هـ 1987م)

[17] (التفسير المظهري، سورة نور: 491/6،30، مكتبة الرشدية الباكستان، 1412هـ)

ترجمہ: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

(۲) وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ وَ لَا یَقۡتُلُوۡنَ النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَلَا یَزۡنُوۡنَ ۚ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ یَلۡقَ اَثَامًا ۙO یُّضٰعَفۡ لَہُ الۡعَذَابُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ وَ یَخۡلُدۡ فِیۡہٖ مُہَانًا O اِلَّا مَنۡ تَابَ (پارہ۱۹، سورۃالفرقان، اٰیت ۶۸تا۷۰)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ مگر جو توبہ کرے۔

(۳) اَلزَّانِیَۃُ وَ الزَّانِیۡ فَاجۡلِدُوۡا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا مِائَۃَ جَلۡدَۃٍ ۪ وَّ لَا تَاۡخُذۡکُمۡ بِہِمَا رَاۡفَۃٌ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۚ وَ لۡیَشۡہَدۡ عَذَابَہُمَا طَآئِفَۃٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ O (پارہ۱۸، سورۃالنور، اٰیت ۲)

ترجمہ: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

زنا کرنے والوں کی سزا: علمائے کرام بیان کرتے ہیں کہ یہ دنیا میں زانی مرد وعورت کی کنوارے ہونے کی صورت میں سزا ہے اور اگر وہ دونوں شادی شدہ ہوں یا عمر میں کسی موقع پر شادی کر چکے تھے تو پھر ان کو پتھروں سے مار مار کر رجم اور سنگسار کرنا چاہیے حتّٰی کہ پتھر کھا کھا کر وہ مر جائیں۔ اسی طرح ہی سنت نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ ثابت ہے۔ اگر ان دونوں سے دنیا میں زنا کا بدلہ سزا کی صورت میں نہ لیا گیا اور وہ بغیر توبہ کے مر گئے تو ان کو آگ میں آگ کے کوڑوں کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

ایضاً: یہ بھی وارد ہے کہ آسمانی کتاب زبور میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ زانیوں کو ان کی شرمگاہوں کے ساتھ آگ میں لٹکا دیا جائے گا اور لوہے کے کوڑوں کے ساتھ ان کی مرمت کی جائے گی۔ وہ جب اس مار سے بچنے کے لیے فریاد کرے گا تو جہنم کے داروغے اسے کہیں گے۔ اب اس پکار کا کیا فائدہ جب کہ تو ہنستا، کھیلتا، خوش ہوتا اور اتراتا تھا اور نہ اللہ تعالیٰ کا خوف محسوس کرتا تھا اور نہ ہی اللہ سے حیا کرتا تھا۔

احادیثِ مبارکہ

(۱) حضور رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ (18)

[18] (سنن النسائي،، كتاب قطع السرقة، باب تعظيم السرقة، 65/8، الحديث: 4885، المكتبة التجارية الكبرى بالقاهرة، الطبعة: الأولى، 1348 هـ 1930 م)

یعنی زنا کرنے والا حالتِ زنا میں مومن نہیں ہوتا اور چور چوری کی حالت میں مومن نہیں ہوتا، شراب خور شراب پینے کی حالت میں مومن نہیں ہوتا اور کوئی ڈاکہ ڈالنے والا ایسے ڈاکے کے وقت مومن نہیں ہوتا جب کہ وہ اعلیٰ چیز کو لوٹ رہا ہوتا ہے جس کی طرف لوگ اپنی نظریں بھی بلند کرتے ہیں۔

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ. فَإِذَا انْقَلَعَ مِنْهَا رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ[19]

یعنی جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر چھتری کی طرح چلا جاتا ہے پھر جب وہ اپنے اس کام سے نکلتا ہے تو ایمان اسکی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔

(۳) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ زَنٰى أَوْشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مَنْهُ الْاِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهٖ[20]

یعنی جو شخص زنا یا شراب خواری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں ایمان کھینچ لیتا ہے جس طرح آدمی قمیص کو اپنے سر سے نکال لیتا ہے۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَاءِلٌ مُسْتَكْبِرٌ[21]

یعنی تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی، بہت جھوٹ بولنے والا بادشاہ اور تکبر کرنے والا فقیر۔

(۵) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے ہاں کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ[22]

یعنی تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔

---

[19]) (شعب الإيمان، السابع والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في تحريم الفروج، باب اذا زنى الرجل خرج منه الايمان فكان عليه كالظلة، 268/7، الحديث: 4979، مكتبة الرشد، الأولى، 1423 هـ 2003 م)

[20]) (كنز العمال، الباب في أنواع الحدود، 314/5، الحديث: 12993، مؤسسة الرسالة، الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[21]) (صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب تحريم إسبال الإزار الخ، 103/1، الحديث: 156، دار إحياء الكتب العربية)

[22]) (صحيح البخاري، كتاب تفسير القرآن، سورة الفرقان، باب قوله والذين لا يدعون مع الله إلها آخر الخ، 1784/4، الحديث: 4979، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/ 1993م)

میں نے کہا واقعی یہ بہت عظیم گناہ ہے اس کے بعد کون سا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَکَ[23]
یعنی تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔

میں نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ[24]
یعنی تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمادی:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًاo يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًاo اِلَّا مَنْ تَابَ۔ (پارہ۱۹، سورۃالفرقان، اٰیت۶۸تا۷۰)

ترجمہ: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ مگر جو توبہ کرے۔

انتباہ: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے دیکھئے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ بدکاری کے جرم کو اپنی ذات کے ساتھ شرک کرنے اور بغیر حق کے حرمت والی جان کو قتل کرنے کے دو جرائم کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے۔

زانیوں کا عبرت ناک انجام: صحیح بخاری میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک خواب بیان کیا ہے جس میں یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل ومیکائیل (علیہم السلام) آئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم چل پڑے اور چلتے چلتے ایک تنور کے پاس پہنچے جس کا اوپر کا حصہ یعنی منہ بہت تنگ تھا اور نچلا حصہ یعنی پیٹ اور پیندا بہت وسیع وعریض تھا اور اس میں سے شور وغل کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے اس کے اندر جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں جلتی ہوئی نظر آئیں۔ ان کے نیچے سے شعلے ان کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ جیسے ہی ان کو شعلے پکڑتے تو وہ اس کی سخت تپش سے چیخنے لگتے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل (علیہ السلام)! یہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ یہ زنا کرنے والے مرد وعورت ہیں اور قیامت تک اسی عذاب میں مبتلا رہیں گے۔[25] اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔

(۲) اللہ رب العزت کے فرمان: لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ (پارہ۱۴، سورۃالحجر، اٰیت۴۴)

ترجمہ: اس کے سات دروازے ہیں۔

---

[23] (صحيح البخاري. كتاب تفسير القرآن، سورة الفرقان، باب قوله والذين لا يدعون مع الله إلها آخر الخ.1784/4.الحديث:4979.دار ابن كثير.سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[24] (صحيح البخاري. كتاب تفسير القرآن، سورة الفرقان، باب قوله والذين لا يدعون مع الله إلها آخر الخ.1784/4.الحديث:4979.دار ابن كثير.سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[25] (صحيح البخاري. كتاب التعبير، باب: تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح.2583/6.الحديث:6640.دار ابن كثير.سنة النشر: 1414هـ/1993م)

اس قول باری تعالیٰ کی تفسیر میں عطاء رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ان تمام دروازوں میں سے سب سے زیادہ سخت غم کا باعث سخت حرارت والا، زیادہ پریشان کن، سخت بدبودار دروازہ زانیوں کا ہوگا جنھوں نے اس کے متعلق جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس کا ارتکاب کیا۔[26]

(۳) مکحول دمشقی رحمۃاللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ آگ والوں کو نہایت سخت بدبو محسوس ہوگی تو وہ کہیں گے کہ اس سے بڑھ کر بُری بو کبھی نہیں محسوس کی گئی تو ان کو بتایا جائے گا کہ یہ بدکاری و زنا کرنے والوں کی شرمگاہوں کی بو ہے۔ عبدالرحمن بن زید بن اسلم رحمتہ اللہ علیہ جو کہ ائمہ تفسیر میں شمار ہوتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو جہنم والوں کو مزید اذیت و تکلیف میں مبتلا کرے گی اور ان دس آیات میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو لکھ کر دیں ان میں یہ بھی تھا کہ نہ تو چوری کر اور نہ زنا کر ورنہ میں تجھ سے اپنے چہرے کو پردے میں رکھوں گا۔ اندازہ کیجئے کہ جب ایک پیغمبر کو اس بات کا خطاب کیا جا رہا ہو تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا؟[27]

زنا کرنے والے پر شیطان کا خوش ہونا:

(۱) رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے ابلیس اپنے لشکروں کو زمین میں پھیلاتا ہے اور ان سے کہتا ہے کہ تم میں سے جو شخص کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اس کے سر پر ایک تاج پہناؤں گا۔ ان میں سے جو شخص زیادہ فتنہ بھڑکاتا ہے وہ اس شیطان کا اتنا ہی قریبی درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ ان میں سے ایک شیطان آکر ابلیس سے کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی کو مسلسل گمراہ کرتا ہوں یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی شیطان اس سے کہتا ہے کہ یہ کیا کام ہوا۔ یہ تو کچھ بھی نہیں کیونکہ وہ آدمی کسی اور عورت سے شادی کرے گا پھر ایک شیطان آکر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کے پیچھے پڑا رہا حتی کے اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ڈال دی۔ ابلیس کہتا ہے کہ یہ تو کوئی کام نہ ہوا وہ عنقریب اس سے صلح کر سکتا ہے۔ پھر ایک اور شیطان آتا ہے اور ابلیس کو اطلاع دیتا ہے کہ میں اس کو ابھارتا ہی رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کر لیا۔ یہ سن کر ابلیس خوش ہو جاتا ہے اور کہتا ہے تو نے یہ بہت اچھا کام کیا۔ پھر اپنے قریب کر کے اس کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے۔[28] اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے اور اس کے چیلے چانٹوں سے محفوظ فرمائے۔

(۲) انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْاِیْمَانَ سِرْ بَالٌ یُسَرْ بِلَهُ اللّٰهُ مَنْ یَّشَاءُ فَاِذَا زَنَی الْعَبْدُ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ سِرْ بَالَ الْاِیْمَان فَاِنْ تَابَ رَدَّهٗ عَلَیْهِ[29]

---

[26] (الكبائر للذهبي. الكبيرة العاشرة الزنا. ص52. دار الندوة الجديدة بيروت)

[27] (الكبائر للذهبي. الكبيرة العاشرة الزنا. ص52. دار الندوة الجديدة بيروت)

[28] (المستدرك على الصحيحين. كتاب الحدود. 390/4. الحديث 8027. دار الكتب العلمية – بيروت. الطبعة: الأولى، 1411هـ، 1990م)

[29] (شعب الايمان للبيهقي. كتاب السابع والثلاثون من شعب الايمان وهو باب في تحريم الفروج باب الايمان سربال يسربله الله من يشاء. فاذا زنى العبد نزع. ص 352. الحديث: 5366. مكتبة الرشد. الأولى، 1423 هـ 2003م)

یعنی یقیناایمان ایک قمیض ہے، یہ قمیض اللہ عزوجل جس کو چاہے اسے پہنادیتاہے جب بندہ زنا کرتا ہے تواللہ تعالیٰ اس سے ایمان کا یہ کرتااتار دیتاہے اگر وہ توبہ کرے تواللہ عزوجل اسے اس پر لوٹادیتاہے۔

زنا کی خرابیاں: رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایااے مسلمانوں کی جماعت! زنا سے بچو کیوں کہ اس میں چھ خرابیاں ہیں تین دنیامیں تین آخرت میں۔ دنیاوالی خصلتیں یہ ہیں کہ چہرہ بے رونق ہو جاتاہے، عمر میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور فقیری ہمیشہ لازم رہتی ہے۔اور آخرت والی سزائیں یہ ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض ہو جاتاہے، بُرے حساب وکتاب کاسامنا کرناپڑے گااور آگ کاعذاب ہوگا۔[30]

(۳)مروی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ سَقَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ قِيلَ وَمَا نَهْرُ الْغُوطَةِ قَالَ نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ[31]

یعنی جو شخص شراب نوشی کے حالت میں فوت ہوااللہ اُسے نہر غوطہ سے پلائے گااور یہ وہ نہر ہے جو جہنم کی آگ میں بہتی ہوگی اور زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں سے بہتی ہوگی۔

ان کی شرمگاہوں سے پیپ نکل نکل کر نہر کی صورت میں بہہ رہاہوگا پھر شراب نوش کرنے والوں کو پلایاجائے گا۔

(۴)حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ ذَنْبٍ بَعْدَ الشِّرْكِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نُطْفَةٍ وَضَعَهَا رَجُلٌ فِي رَحِمٍ لَا يَحِلُّ لَهُ[32]

یعنی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے بعد کوئی گناہ اس نطفے سے بڑا نہیں جسے آدمی اس شرمگاہ میں ڈالے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

جہنم کی وادی میں بچھو کا ڈسنا: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم کی ایک وادی میں اونٹوں کی گردنوں جیسے موٹے موٹے سانپ ہیں جو نماز چھوڑنے والوں کو ڈستے رہیں گے اور اس کا زہر جسم میں ستر سال تک جوش مارتارہے گا پھر اس کا گوشت جھڑ ناشروع ہو جائے گااور جہنم کی ایک وادی کانام جُبُّ الْحُزْنِ ہے جس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ ہر بچھو خچر کی طرح بڑاہے جس کے ستر ڈنک ہیں ہر ڈنک میں ایک مشک کے برابر زہر بھراہوا ہے۔ پھر وہ بچھو اس کا استعمال زانی پر کرے گااور اسے ڈستارہے گا۔ جب اپنازہر اس کے جسم میں ڈالے گا تو وہ اس کی تکلیف کی کڑواہٹ ایک ہزار سال تک محسوس کرتارہے گا پھر اس کا جسم جھڑنے لگے گااور اس کی شرمگاہ سے پیپ اور کچ لہو (پیپ ملاہواخون) نکل کر بہے گا۔[33] (احمد وطبرانی)

---

[30] (الكبائر للذهبي ,الكبير العاشرة, الكبيرة العاشرة الزنا,ص53, دار الندوة الجديدة بيروت)

[31] (مسند الإمام أحمد , أول مسند الكوفيين , حديث أبي موسى الأشعري رضي الله تعالى عنه,4/399,الحديث:19075,دار إحياء التراث العربي,سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[32] (الجامع الصغير,حرف الميم,490,الحديث:8030, دار الكتب العلمية)

[33] (الكبائر للذهبي ,الكبير العاشرة, الكبيرة العاشرة الزنا,ص53, دار الندوة الجديدة بيروت)

شادی شدہ عورت سے زنا: وارد ہے کہ جس نے کسی شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کیا تو اس زانی مرد اور عورت دونوں پر اس امت کا آدھا عذاب مسلط کیا جائے گا۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کے خاوند کو حکم دے گا کہ اس زانی مرد کی اس جرم کے بدلے نیکیاں حاصل کرلے بشرطیکہ یہ زنا خاوند کی لاعلمی میں ہوا اور اگر خاوند کو اس کا پتہ چل گیا اور وہ خاموش رہا کوئی پروانہ کی تو اللہ تعالیٰ اس پر بھی جنت حرام کردے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے پر لکھ دیا ہے کہ اَنْتِّ حَرَامٌ عَلَى الدَّيُّوْثِ[34] (یعنی تو "دیوث" پر حرام ہے۔) اور دیوث وہ شخص ہوتا ہے جو اپنی بیوی کی فحاشی و زنا جان کر بھی خاموش رہے اور غیرت میں نہ آئے۔

ماں، بهن اور بیٹی و دیگر محارم سے زنا کی سزا:

(ا) منقول ہے کہ جس نے ایسی عورت پر شہوت کے ساتھ ہاتھ رکھا جو اس کے لئے حلال اور جائز نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔ اگر وہ اس عورت کو بوسہ دے گا تو اس کے دونوں ہونٹ آگ سے کاٹ دیئے جائیں گے۔ اگر اس کے ساتھ زنا بھی کرلے تو اس کی ران بولے گی اور قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گی اور کہے گی کہ میں حرام چیز کے اوپر سوار ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو غیظ و غضب کی نگاہ سے دیکھے گا اور اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے گا۔ پھر وہ تکبر و بڑائی میں آکر کہے گا کہ میں نے ایسا نہیں کیا تو اس پر اس کی زبان گواہی دے گی اور کہے گی کہ میں اس چیز کے ساتھ گفتگو کرتی رہی جو حلال نہ تھی اور اس کے ہاتھ کہیں گے میں نے حرام کو پکڑا، اس کی آنکھیں کہیں گی کہ میں نے حرام کو دیکھا، اس کے پاؤں کہیں گے کہ حرام کی طرف چل کر گیا اور اس کی شرمگاہ کہے گی کہ واقعی میں نے یہ کام کیا ہے۔ پھر اس پر محافظ فرشتہ بول اٹھے گا کہ میں نے سنا تھا، دوسرا کہے گا میں نے لکھا بھی تھا اور آخر کار اللہ تعالیٰ بھی کہے گا کہ مجھے اس پر اطلاع حاصل تھی لیکن میں نے اس پر پردہ ڈالے رکھا۔

بعدازاں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے فرشتو! اس کو پکڑ لو اور اسے میرے عذاب کا مزہ چکھاؤ۔ کیونکہ میرا غضب اس آدمی پر نہایت سخت ہوتا ہے جسے مجھ سے بہت تھوڑی حیا آتی ہے۔[35]

اس کی تصدیق قرآن مجید میں بھی موجود ہے: يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ (پارہ۱۸، سورۃالنور، آیت ۲۴)

ترجمہ: جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

فائدہ: سب سے بڑا زنا وہ ہے جو ماں، بہن، باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) اور محرمات کے ساتھ مثلاً خالہ، پھوپھی، دادی، نانی وغیرہ کے ساتھ کیا جائے۔

(۲) ایک روایت میں ہے کہ مَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ[36]

یعنی جو شخص اپنی محرمات (جن کے ساتھ شادی حرام ہے) کے ساتھ زنا کرے اسے قتل کردو۔

---

[34] (الكبائر للذهبي، الكبير العاشرة، الكبيرة العاشرة الزنا، ص54، دار الندوة الجديدة بيروت)

(الزواجر عن اقتراف الكبائر، كتاب النكاح، الباب الكبيرة الثانية والأربعون والثالثة والأربعون والرابعة والأربعون الخ، 225/2، دار الفكر، الأولى، 1407ھ 1987م)

[35] (الكبائر للذهبي، الكبير العاشرة، الكبيرة العاشرة الزنا، ص54، دار الندوة الجديدة بيروت)

[36] (سنن ابن ماجه، كتاب الحدود، باب من أتى ذات محرم ومن أتى بهيمة، 856/2، الحديث: 2564، المكتبة العلمية)

امام حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳) براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ماموں کو اس آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے باپ کی بیوی (سوتیلی ماں) سے زنا کا ارتکاب کیا تھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس کو قتل کر دے اور اس کا مال قبض کر لے اور اس کا پانچواں حصہ بطور خُمُس (مالِ غنیمت) کے نکال لے۔[37] اللہ تعالیٰ اس عظیم گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈش وغیرہ کی خرابیاں: اسی صدی سے پہلے کے لوگ محرمات سے زنا کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اور دورِ حاضرہ یعنی اسی صدی میں آئے دن درجنوں نہیں سینکڑوں بلکہ ہزاروں واقعات سننے میں آتے ہیں بلکہ غلطی کرنے والے خود معترف ہو کر فتویٰ کی طلب میں ہوتے ہیں کہ اب کیا ہوگا۔ مفتیوں نے کہا کہ جناب کی زوجہ بھی آپ پر حرام اور بیٹی سے جو منہ کالا کیا اس کی سزا آخرت میں سخت ہوگی اور دنیا میں کون حد لگائے لیکن جناب کی زندگی بھر رسوائی رہے گی۔

فرمایا سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

إنَّ اللّٰہَ لمّا خلق الجنّۃَ قال لھا تکلّمی قالت سعِد من دخلنی فقال الجبّارُ: وعزّتی وجلالی لا یسکُنُ فیک ثمانیۃُ نفرٍ من النّاسِ لا یسکُنُک مُدمنُ خمرٍ ولا مُصِرٌّ علی الزّنا ولا قتّاتٌ وہو النّمّامُ ولا دیُّوثٌ ولا مُخنّثٌ ولا قاطعُ رحِمٍ ولا الّذی یقولُ علیّ عھدُ اللّٰہِ إن لم أفعَلْ کذا وکذا ثمّ لم یفِ بہ[38]

یعنی اللہ جبار و قہار جل جلالہ نے جنت سے فرمایا اے جنت مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم تیرے اندر نہ تو کوئی شرابی داخل ہو سکتا ہے نہ زانی نہ چغلخور نہ دیوث۔ (نزھۃ الناظرین)

فائدہ: دیوث کا معنی ہے بے غیرت یعنی اپنے گھر میں بیوی اور بہو بیٹیوں کے ہاں غیر مردوں کو آنے جانے سے نہ روکے۔

نوٹ: زنا کی خرابیاں اور سزا نہ ہوتی اگر بدنگاہی سے بچا رہتا۔ اللہ ہمیں زنا اور بدنگاہی سے محفوظ رکھے۔ زنا کے بارے میں مزید تفصیل و تحقیق فقیر کے رسالہ ’’زنا خانہ تباہ‘‘ پڑھئے۔

نگاہ بد کا انجام بد: جیسا کہ اوپر تفصیل گزری ہے کہ بدنگاہی سے زنا جیسی تباہی نصیب ہوگی اگر کسی حسین و جمیل بے ریش لڑکے پر نگاہ بد پڑی تو اس کا انجام لواطت ہوگا۔ جس سے شریعت کی سزا کے علاوہ جسمانی امراض میں مبتلا ہونا پڑے گا جس کی تفصیل فقیر نے ’’القبا حۃ فی اللواطۃ‘‘ میں عرض کی ہے اب صرف شرعی سزا اور آخرت کی وعیدوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

---

[37] (الكبائر للذهبي، الكبير العاشرة، الكبيرة العاشرة الزنا، ص54، دار الندوة الجديدة بيروت)

[38] (نزهة الناظرين في الأخبار والآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب النكاح، باب آداب الزوج مع زوجته، ص329، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

لواطت: یہ زنا سے بھی بڑھ کر اور آسانی سے عمل میں لائی جا رہی ہے۔ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علامات قیامت میں لواطت عام ہو جانے کی خبر دی ہے اور اس صدی سے پہلے بلکہ صدیوں ہزاروں سال پہلے یہ قبیح فعل موجود تھا لیکن نہ اتنا جو اس صدی میں ہو رہا ہے یہ بھی بد نگاہی کی نحوست ہے اور بے ریشوں (بغیر داڑھی کے لڑکوں) کا دیکھنا عام ہے کیونکہ وہ ہر وقت مردوں میں رہتے ہیں اور ان سے خلوت اور ان سے میل جول بھی بلا نکیر (بلا اعتراض) عام ہوتا ہے اسکے علاوہ لڑکوں کی شکل وصورت بھی بہ نسبت عورتوں کے زیادہ پر کشش ہوتی ہے اسی لئے بد نگاہی کا تیر ان کے دیکھنے سے زیادہ سخت اور جلد چبھتا ہے اسی لئے بے ریش لڑکوں سے ہزاروں کوس دور رہنے میں عافیت ہے۔ ورنہ لواطت کے ارتکاب میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے اس کی سزا زنا سے بھی سخت تر ہے۔ فقیر کا اس موضوع پر بہترین رسالہ ہے ''القباحة في اللواطة'' اس کی تلخیص حاضر ہے۔

قرآن مجید: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر لوط علیہ السلام کو جس قوم کی طرف مبعوث کیا وہ نہایت گھناؤنا جرم کیا کرتی تھی اور وہ یہ کہ وہ اپنی شہوت لڑکوں سے پوری کرتے تھے اور عورتوں کی بجائے مذکروں کے ساتھ بد فعلی کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا قرآن مجید کے مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے۔ مثلاً

(۱) فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود، آیت ۸۲، ۸۳)

ترجمہ: پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے۔ جو نشان کئے ہوئے تیرے رب کے پاس ہیں اور وہ پتھر کچھ ظالموں سے دور نہیں۔

فائدہ: یہ پتھر آگ سے پکی ہوئی مٹی کے تھے جو اینٹوں کی طرح ہو جاتے ہیں اور وہ پے درپے ان کے اوپر برس رہے تھے اور ان پر ایسی علامات موجود تھیں جو یہ نشاندہی کر رہی تھیں کہ وہ پتھر دنیا کے نہیں ہیں اور وہ پروردگار عالم کے ان خزانوں میں سے تھے جن میں بغیر اس کی اجازت کے ذرہ برابر بھی تصرف نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اگر اُمت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والے بھی اس مرض اور جرم میں مبتلا ہو جائیں گے تو کچھ بعید نہیں کہ ان پر بھی یہی سزا واقع ہو جائے۔

اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ[39]

یعنی مجھے تم پر سب سے زیادہ خطرہ قوم لوط کے عمل کا ہے۔

اور اس پر تین دفعہ لعنت فرمائی:

وَلَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ[40]

---

[39] (سنن الترمذي ، كتاب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب ما جاء في حد اللوطي،48/4،الحديث:1457،دار الكتب العلمية)
(سنن ابن ماجه ، كتاب الحدود ، باب من عمل عمل قوم لوط،856/2،الحديث:2563،المكتبة العلمية)

[40] (مسند الإمام أحمد ، ومن مسند بني هاشم ، باب بداية مسند عبد الله بن العباس،309/1،الحديث:2812،دار إحياء التراث العربي،سنة النشر: 1414هـ/1993م)

یعنی اور قوم لوط کا عمل کرنے والے پر اللہ کی لعنت، قوم لوط والا عمل کرنے والے پر خدا کی لعنت، قوم لوط والا عمل کرنے والے پر اللہ کی لعنت۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ[41]

یعنی جس شخص کو تم قوم لوط والا عمل کرتے دیکھو تو وہ کام کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو قتل کر ڈالو۔

لواطت کی سزا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ لواطت کرنے والے کو سزا دینے کے لئے بستی کی سب سے بلند عمارت پر چڑھایا جائے پھر وہاں سے اسے نیچے پھینک کر اوپر سے اس پر پتھر برسائے جائیں جیسے کہ قوم لوط کا حشر کیا گیا تھا۔[42]

حرمتِ لواطت: تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ لواطت کبیرہ گناہ ہے جس کی حرمت بیان کی گئی ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۝ (پارہ۱۹، سورۃالشعرآء، اٰیت۱۶۵۔۱۶۶)

ترجمہ: کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو (اور ان سے خواہش پوری کرتے ہو)۔ اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جوروئیں (بیویاں) بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق فرمایا: وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝ (پارہ۱۷، سورۃالانبیاء، اٰیت۷۴)

ترجمہ: اور اسے (حضرت لوط علیہ السلام کو) اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ بُرے لوگ بے حکم تھے۔

فائدہ: ان کی بستی کا نام سدوم تھا اسکے رہنے والے لوگ نہایت قبیح اور انسانیت کی حد سے گرے ہوئے جرائم کا ارتکاب کرتے تھے جن کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں ذکر کیا ہے کہ وہ پورے جہان والوں میں سے ایک انوکھا کام کرتے تھے کہ مذکروں اور لڑکوں سے اپنی خواہش پوری کرتے، ان سے بدفعلی کرتے، مجلس کے دوران بلند آواز سے ہوا خارج کرتے وغیرہ وغیرہ۔

دس گندی خصلتیں: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دس خصلتیں قوم لوط کے اعمال میں سے ہیں، بالوں کو ترتیب دینا، بٹنوں کو کھولے رکھنا، بندوق چلانا، کنکریاں پھینکنا، کبوتر بازی کرنا، ہاتھوں سے سیٹی بجانا، ایڑیاں چٹخنا (یا گوز مارنا) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا، قبا (شیروانی، کپڑوں پر پہنا جانے والا لباس) کے بٹن کھلے رکھنا، ہمیشہ شراب نوشی کرنا اور لڑکوں سے بدفعلی کرنا اور اس امت میں ایک اور خرابی یہ ہوگی کہ عورتیں آپس میں ایک دوسری کی شرمگاہ میں پستان داخل کریں گی۔[43]

---

[41] (سنن أبي داود ، كتاب الحدود ، باب فيمن عمل عمل قوم لوط ،158/4، الحديث:4462، المكتبة العصرية)
(سنن الترمذي ، كتاب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب ما جاء في حد اللوطي ،48/4، الحديث:1456، دار الكتب العلمية)
(سنن ابن ماجه ، كتاب الحدود ، باب من عمل عمل قوم لوط ،856/2، الحديث:2561، المكتبة العلمية)
(مسند الإمام أحمد ، ومن مسند بني هاشم ، باب بداية مسند عبد الله بن العباس ،300/1، الحديث:1456، دار الكتب العلمية)

[42] (الكبائر للذهبي ، الكبيرة الحادية عشرة اللواط ، ص55 ، دار الندوة الجديدة بيروت)

[43] (الكبائر للذهبي ، الكبيرة الحادية عشرة اللواط ، ص56 ، دار الندوة الجديدة بيروت)

عورت کی عورت سے بدفعلی:

(۱)رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ عورتوں کا باہم پستانوں کے ساتھ شہوت پوری کرنا زنا ہے۔[44] (طبرانی)

(۲)اَبُوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے لوگ صبح کرتے ہیں تو اللہ کے غضب کے ساتھ اور شام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں۔ پوچھا گیا کہ اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کون کون سے بدنصیب ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی مشابہت کرنے والے مرد، مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتیں، جانور سے بدفعلی کرنے والا اور لواطت کرنے والا۔[45] (طبرانی و بیہقی)

(۳)مروی ہے کہ جب کوئی مذکر کسی مذکر پر چڑھتا ہے یعنی دونوں لواطت کرتے ہیں تو رحمان عزوجل کا عرش غضبِ الٰہی کے خوف سے ہلنا شروع کر دیتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں تو فرشتے اسے کناروں سے تھام لیتے ہیں اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" مکمل سورت کی تلاوت کرتے ہیں یہاں تک کہ غضبِ الٰہی ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔[46]

دس لعنتی شخص:

(۱)رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ بھی منقول ہے کہ سات شخصوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظرِ رحمت سے نہیں دیکھے گا اور ان سے کہے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔ (ان میں سے کچھ یہ ہیں) لواطت کرنے والا اور جس سے لواطت کی گئی ہو، جانور سے بدفعلی کرنے والا، ماں سے اور ماں کی بیٹی (سوتیلی یا حقیقی بہن) سے زنا کرنے والا اور اپنے ہاتھ سے نکاح (مشت زنی) کرنے والا۔ ہاں اگر توبہ کر لیں تو بخشے جائیں گے۔[47]

(۲)مروی ہے کہ کچھ لوگ قیامت کے دن اس حالت میں اکٹھے کئے جائیں گے کہ ان کے ہاتھ زنا کی وجہ سے حاملہ ہوں گے کیونکہ وہ اپنے ہاتھوں کے ساتھ (اپنی شہوت پوری کیا کرتے تھے اور) دنیا میں اپنی شرمگاہوں سے کھیلا کرتے تھے اور مشت زنی کیا کرتے تھے۔[48]

(۳)مروی ہے کہ قومِ لوط کے عملوں میں سے کچھ یہ ہیں۔ نرد (شطرنج کی ایک قسم) کے ساتھ کھیلنا، کبوتر اڑا کر شرطیں لگانا، کتوں کو لڑانا، مینڈھوں کو لڑانا، مرغ لڑانا، غسل خانے میں بغیر اِزار (ناف سے لے کر پاؤں یا ٹخنوں تک ڈھانپنے کا لباس) کے داخل ہونا اور ناپ تول میں کمی کرنا۔[49] ایسے کام کرنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔

---

44) (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص56. دار الندوة الجديدة بيروت)

45) (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

46) (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

47) (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

48) (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

49) (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

(۴)ایک روایت یوں بھی آئی ہے کہ جس نے کبوتر بازی کی وہ فقیری کاذائقہ چکھنے سے پہلے نہیں مرے گا۔[50]

(۵)ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لواطت کرنے والا اگر بغیر توبہ کے مر جائے تو اسے قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔[51]

(۶)رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوْ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ[52]

یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف رحمت سے نہیں دیکھے گا جو کسی مرد یا عورت سے اس کی پیٹھ میں بُرا کام کرے۔

(۷)اُبو سعید صعلوکی رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کو "لوطی" کہا جائے گا اور وہ تین طرح کے ہوں گے۔ کچھ تو صرف دیکھنے پر اکتفا کریں گے، کچھ ملاقات و مصافحہ بھی کریں گے اور کچھ اس خبیث عمل میں داخل بھی ہوں گے۔[53]

کسی عورت کی طرف شہوت کی نگاہ سے دیکھنا بھی زنا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ[54]

یعنی آنکھ کا زنا دیکھنے سے ہے، زبان کا زنا بولنے سے ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنے سے ہے، پاؤں کا زنا چلنے سے ہے، کان کا زنا سننے سے ہے، دل تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

بے ریش نوجوان فتنے کا سبب: علماء کاملین اور صالحین اور نیک لوگ ان لڑکوں سے بچا کرتے تھے جن کے چہروں پر داڑھی نہ ہوتی تھی ان کو دیکھنے ان کے ساتھ خلط ملط ہونے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اعراض (بچاؤ) کیا کرتے تھے۔

(۱)حسن بن ذکوان بصری رحمتہ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ مالدار لوگوں کے بچوں کے ساتھ نہ بیٹھا کرو کیونکہ ان کی شکلیں کنواری لڑکیوں کی مانند ہوتی ہیں اور وہ عورتوں سے بڑھ کر فتنے میں مبتلا کرتے ہیں۔[55]

---

[50] (الکبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

[51] (الکبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

[52] (سنن الترمذي، كتاب الرضاع، باب ما جاء في كراهية إتيان النساء في أدبارهن.469/3.الحديث:1166.دار الكتب العلمية)

الکبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

[53] (الکبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

[54] (صحيح مسلم، كتاب القدر، باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره.2047/4.الحديث:4802.دار إحياء الكتب العربية)

[55] (الکبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص58. دار الندوة الجديدة بيروت)

(۲)تابعین رحمتہ اللہ علیہم میں سے بعض کا قول ہے کہ مجھے ایک عبادت گزار نوجوان پر کسی چیر پھاڑ کرنے والے درندے کا خطرہ نہیں جتنا اس پر بے ریش(داڑھی سے خالی)لڑکے کا خطرہ ہے جو اس کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہے۔[56]

ایک قول یہ بھی ہے کہ بے ریش اور داڑھی سے خالی نابالغ لڑکے کے ساتھ کوئی شخص ایک جگہ میں رات نہ گزارے۔[57]

فائدہ: بعض علمائے کرام رحمتہ اللہ علیہم نے بے ریش لڑکے کے ساتھ کسی گھر میں یا دکان میں یا کسی غسل خانے میں خلوت اور تنہائی اختیار کرنا حرام قرار دیا ہے اور اس فتوے کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس حدیث پر قیاس کیا ہے: یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ[58]
یعنی جو شخص بھی کسی عورت کے ساتھ تنہا اور علیحدہ ہو تو ان کے ساتھ تیسرا شخص شیطان ہوتا ہے۔

انتباہ: بے ریش لڑکوں میں بے شمار ایسے ہوتے ہیں جو عورتوں کے حسن سے بہت زیادہ فوقیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ایسے لڑکوں کا فتنہ عورتوں کے فتنے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں ممکنہ شر اور برائی کا عورتوں کے شر سے کہیں بڑھ کر امکان ہوتا ہے اور اس کے معاملے کو آسان خیال کیا جاتا ہے اور اس کے بارے میں شک اور شر میں تَساہُل(بے پروائی)اور نرمی کا پہلو اختیار کیا جاتا ہے جو کہ عورتوں کے متعلق نہیں ہوتا۔ لہٰذا ایسے لڑکوں کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا زیادہ حرام اور ممنوع ہے۔

فائدہ: سلف صالحین کے ایسے لڑکوں سے نفرت دلانے میں اور ان کی طرف دیکھنے سے ڈرانے میں بے شمار اقوال ہیں اور وہ ان کا نام ''بدبودار'' رکھتے ہیں کیونکہ ان سے شرعی لحاظ سے کراہت محسوس کی جاتی ہے اور ہمارے اس مذکورہ بیان کا تعلق تمام لوگوں سے ہے خواہ وہ نیک سمجھے جاتے ہیں یا نہ، کسی کو بھی ایسے لڑکوں کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے۔

حکایت: سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ ایک دفعہ حمام میں نہانے کے لئے داخل ہوئے تو ان کے بعد ایک خوبصورت چہرے والا بچہ بھی وہاں داخل ہوا۔ وہ فوراً پکار اٹھے کہ اسے باہر نکال دو، اسے مجھ سے دور کر دو کیونکہ مجھے ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان نظر آتا ہے اور خوبصورت بچے کے ساتھ دس سے بھی زیادہ شیطان نظر آتے ہیں۔[59]

حکایت: ایک دفعہ ایک شخص امام احمد رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آیا اور اس کے ساتھ خوبصورت بچہ بھی تھا۔ امام صاحب نے دریافت کیا کہ تیرا اس سے کیا رشتہ ہے؟ وہ کہنے لگا کہ یہ میرا بھانجا ہے۔ تو امام صاحب نے فرمایا کہ آئندہ کبھی اسے لے کر ہمارے پاس نہ آنا اور اسے لے کر کسی راستے میں نہ چلنا کیونکہ جو شخص تجھے اور اسے نہیں پہچانتا وہ کہیں تیرے متعلق برا گمان نہ کر بیٹھے۔[60]

---

[56] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

[57] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص57. دار الندوة الجديدة بيروت)

[58] (سنن الترمذي. كتاب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم . باب ما جاء في لزوم الجماعة.405/4.الحديث:2165.دار الكتب العلمية)

[59] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص58. دار الندوة الجديدة بيروت)

[60] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص59. دار الندوة الجديدة بيروت)

فائدہ: مروی ہے کہ جب عبد القیس قبیلے کا وفد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا تو ان میں ایک خوبصورت بے ریش لڑکا بھی تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنے پیچھے بٹھایا اور فرمایا کہ داؤد علیہ السلام کا فتنہ دیکھنے ہی سے پیدا ہوا تھا۔[61]

اشعار:

كُلُّ الْحَوَادِثِ مَبْدَاهَا مِنَ النَّظَرِ   وَمُعْظَمُ النَّارِ مِنْ مُسْتَصْغَرِ الشَّرَرِ[62]

یعنی ہر پیش آنے والے نقصان اور حادثے کی ابتدا نظر اور دیکھنے سے ہوتی ہے اور آگ میں جانے کا زیادہ باعث وہ برائیاں ہیں جن کو چھوٹا اور حقیر سمجھا جاتا ہے۔

وَالْعَبْدُ مَا دَامَ ذَا عَيْنٍ يُقَلِّبُهَا   فِي أَعْيُنِ الْغِيدِ مَوْقُوفٌ عَلَى خَطَرِ[63]

یعنی اور آدمی جب تک اپنی نظر کو غیروں پر ڈالتا رہے، وہ خطرے پر کھڑا رہتا ہے۔

كَمْ نَظْرَةً فَتَكَتْ فِي قَلْبِ صَاحِبِهَا   فَتْكَ السِّهَامِ بِلَا قَوْسٍ وَلَا وَتَرِ[64]

یعنی کتنی ہی نظروں نے دیکھنے والوں کے دلوں میں تیروں جیسا اثر کیا حالانکہ نہ کوئی کمان موجود تھی اور نہ کوئی تندی۔

يَسُرُّ نَاظِرَهُ مَا ضَرَّ خَاطِرَهُ   لَا مَرْحَبًا بِسُرُورٍ عَادَ بِالضَّرَرِ[65]

یعنی خطرے اور نقصان والی چیزیں اپنے دیکھنے والوں کو خوش کر دیتی ہیں ایسی خوشی کا کیا کرنا جو نقصان کا باعث بنے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ نظر زنا کی "ڈاک" ہے۔

لواطت کی سزا: جو شخص اپنی مرضی سے لواطت کا ارتکاب کرے اس پر کسی کا دباؤ بھی نہ ہو تو اس کی سزا کیا ہونی چاہیے؟

(ا) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف خط بھیجا اور اس میں لکھا کہ میں نے ایک علاقے میں ایک شخص کو دیکھا جو لواطت کر رہا تھا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس بارے

---

[61] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص59. دار الندوة الجديدة بيروت)

[62] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص59. دار الندوة الجديدة بيروت)
(غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب . مطلب في غض الطرف.83/1. مؤسسة قرطبة.سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[63] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص59. دار الندوة الجديدة بيروت)
(غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب . مطلب في غض الطرف.83/1. مؤسسة قرطبة.سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[64] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص59. دار الندوة الجديدة بيروت)
(غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب . مطلب في غض الطرف.83/1. مؤسسة قرطبة.سنة النشر: 1414هـ/1993م)

[65] (الكبائر للذهبي.الكبيرة الحادية عشرة اللواط.ص59. دار الندوة الجديدة بيروت)
(غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب . مطلب في غض الطرف.83/1. مؤسسة قرطبة.سنة النشر: 1414هـ/1993م)

میں مشورہ طلب کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ ایسا گناہ ہے جسے سوائے قوم لوط کے اور کسی نے نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ان کی سزا بیان کر دی ہے کہ آگ کے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا۔ لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ اسے آگ سے جلا دیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خط کے جواب میں لکھا کہ اسے آگ سے جلا دیا جائے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اسے جلا دیا۔ [66] (رواہ البیہقی بسند جیّد)

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص راضی خوشی کسی کو ایسا موقع دے اور لواطت کرائے تو اللہ تعالیٰ اس پر عورتوں کی شہوت مسلط کر دیتا ہے اور اسے قبر میں قیامت تک شیطان مردود بنا دیتا ہے۔ [67]

(۳) امت کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص نے اپنے غلام سے یہ کام کیا وہ بھی لوطی اور مجرم ہے۔ [68]

حکایت: مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ دورانِ سفر ایک آگ کے پاس سے گزرے کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں ایک شخص جل رہا ہے۔ انہوں نے فوراً پانی کے ساتھ اسے بجھانا شروع کر دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ وہ آگ ایک بچے کی شکل اختیار کر گئی اور وہ آدمی آگ بن گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے اللہ! ان دونوں کو اپنی اصلی حالت میں لے آ تاکہ میں ان سے ان کی حقیقت پوچھوں۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو زندگی عطا کر دی۔ ان میں سے ایک بچہ بن گیا اور دوسرا شخص آدمی بن گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تم دونوں کی کیا صورت حال ہے؟ وہ آدمی کہنے لگا اے روح اللہ! مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی۔ پھر میری شہوت نے مجھے اس کے ساتھ برائی پر آمادہ کیا اور میں اس میں مشغول ہو گیا۔ پھر جب مجھے اور اس بچے کو موت آئی تو کبھی اسے آگ بنا کر مجھے عذاب دیا جاتا ہے اور کبھی مجھے آگ بنا کر اسے عذاب دیا جاتا ہے اور قیامت تک ایسا ہوتا رہے گا۔ [69]

مَدنی مصطفی ﷺ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے خبر دی کہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ یہ معاملہ کرتا ہے اور اس کی پیٹھ میں اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو وہ بھی لوطی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا اور اسے حرام قرار دیا۔ [70]

قرآن مجید: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۔ (پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۲۳)

ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

یعنی تم نے اپنی کھیتی کو استعمال کرنا ہے اور وہ کھیتی صرف اس کی اگلی شرمگاہ ہے جہاں سے پیداوار ہوتی ہے یعنی پیدائش ہوتی ہے۔ خواہ تم سامنے کی جانب سے اس کھیتی میں آؤ یا پچھلی جانب سے الٹا لٹا کر ایسا کرو۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ یہودی دورِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ کہا کرتے تھے کہ جو شخص عورت کے پیچھے آکر اس کی اگلی شرمگاہ میں آتا ہے اس کی اولاد بھینگی اور ٹیڑھی آنکھوں والی ہوتی ہے تو صحابہ کرام نے اس کے متعلق سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو

66) (الکبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل في عقوبة من أمكن من نفسه طائعا. ص59. دار الندوة الجديدة بيروت)

67) (الکبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل في عقوبة من أمكن من نفسه طائعا. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

68) (الکبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل في عقوبة من أمكن من نفسه طائعا. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

69) (الکبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل في عقوبة من أمكن من نفسه طائعا. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

70) (الکبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل ويلتحق باللواط إتيان المرأة. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

جھٹلانے کے لیے یہ آیت نازل فرمادی کہ تم جیسے چاہو اپنی کھیتی کو استعمال کر سکتے ہو خواہ اسے سیدھا لٹاؤ یا الٹا لٹاؤ۔ وہ مانے یا نہ مانے اور تم نے آنا ایک ہی سوراخ میں ہے۔[71] (مسلم شریف)

احادیث مبارکہ:

(۱) روایت میں ہے کہ عورت کی پیٹھ میں اور ایام حیض میں جماع کرنے سے بچو۔ اللہ تعالی نے کھیتی کا لفظ استعمال کیا ہے اور کھیتی کی جگہ عورت کی اگلی شرمگاہ ہوتی ہے کیونکہ اسی میں بچے کے لئے بیج بویا جاتا ہے اور بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔ جب کہ پچھلی شرمگاہ یعنی پیٹھ تو فضلے اور گندگی کی جگہ ہے جہاں ہر چیز ضائع ہو گی۔[72]

(۲) حضرت اَبوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ أَتَى حَاءِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا[73]
یعنی وہ شخص ملعون ہے جو حالتِ حیض میں یا عورت کی پیٹھ میں جماع کے لئے آئے۔

(۳) امام ترمذی نے حضرت اَبوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جو شخص حالتِ حیض میں آئے یا عورت کی پیٹھ میں آئے یا کسی کاہن (نجومی، جادوگر) کے پاس آئے تو اس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کردہ شریعت کا انکار کیا۔[74] (احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

فائدہ: جو شخص ایسے کام کرے گا وہ ملعون بھی ہو گا اور اس سخت وعید میں بھی داخل ہو گا۔

کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو چرائی ہوئی چیزوں کی معرفت کا دعویٰ کرے اور غیبی امور کے متعلق بات چیت کرے اور اس کے حکم میں نجومی بھی شامل ہے تو جو شخص ایسے کاہنوں کے پاس آکر ان سے سوالات کرتا ہے اور ان کی بتائی ہوئی باتوں کی تصدیق کرتا ہے وہ ملعون ہے اور اس سخت وعید میں شامل ہے۔ بہت سے جاہل ان امور کا ارتکاب کرتے ہیں اور یہ ان کی کم علمی اور علم کی طرف سے توجہ ہٹا لینے کا نتیجہ ہے۔

اسی لئے حضرت اَبودرداء رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے عالم بن جا، یا علم سیکھنے والا بن جا، یا علم پوچھنے والا بن جا یا علم سے محبت کرنے والا بن جا اور ان چاروں قسموں کے علاوہ پانچواں نہ بن۔ ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ پانچواں شخص وہ ہو گا جو علم نہ رکھتا ہو اور نہ علم سیکھتا ہو اور نہ علم کو سنتا ہو اور نہ ایسا کرنے والوں سے محبت رکھتا ہو۔[75]

انتباہ: اسلامی علوم سے دلچسپی نہیں رہی اور نہ ہی اکثر لوگ اس کے حصول کی کوشش کرتے ہیں ورنہ اسلامی علوم پڑھ کر عمل کرنے میں ہر روحانی بیماری کا علاج اور اس کا ہر نسخہ تیر بہدف (موثر، نہایت صحیح) ہے۔

---

71) (الكبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل ويلتحق باللواط إتيان المرأة. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

72) (الكبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل ويلتحق باللواط إتيان المرأة. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

73) (المسند للإمام أحمد. مسند أبي هريرة رضي الله عنه. 407/9. الحديث: 10121. دار الحديث)

74) (الكبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل ويلتحق باللواط إتيان المرأة. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

75) (الكبائر للذهبي. الكبيرة الحادية عشرة اللواط. فصل ويلتحق باللواط إتيان المرأة. ص60. دار الندوة الجديدة بيروت)

بدنگاھی سے بچنے والے کا اجروثواب: جس طرح بد نگاہی کے ارتکاب پر سخت وعیدیں ہیں۔یونہی اس سے بچنے والے کا اجروثواب بھی بڑاہے اور جس نے اپنے آپ کو بد نگاہی سے بچالیا اس کے لئے بڑے بڑے انعامات ہیں۔

إِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ ، مَنْ تَرَكَهُ مَخَافَتِي ، أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ۔[76] (تفسیر ابن کثیر، جلد ۳، صفحہ ۲۶۵)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بد نگاہی ابلیس کے زہریلے تیروں سے ایک تیر ہے جو نامحرم عورت کے مَحاسِن (خوبیوں) سے آنکھیں بند کرلیتا ہے اسے اللہ عزوجل قیامت تک اس کے دل میں عجیب وغریب لذت پیدا فرمادے گا۔

(۲) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ [أَوَّلَ مَرَّةٍ] ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ، إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا۔[77]

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس مسلمان نے کسی عورت کے محاسن کو اچانک دیکھا اس نے نظر نیچی کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسی عبادت کی توفیق عطا کرے گا جس عبادت کی لذت محسوس کرے گا۔

(۳) سیّدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهُ مَخَافَتِي، أَبْدَلْتُهُ إِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ[78]

یعنی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بد نگاہی شیطان (ابلیس) کا زہر آلود تیر ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے بری نظر کو روک لیا اللہ تعالیٰ اس کو ایمان میں بدل دے گا جس کی چاشنی اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

(۴) سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ عَيْنٍ بَاكِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا عَيْنًا غَضَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ، وَعَيْنًا سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَيْنًا يَخْرُجُ مِنْهَا مِثْلُ رَأْسِ الذُّبَابِ، مِنْ خَشْيَةِ اللهِ[79]

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی مگر وہ آنکھ نہ روئے گی جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو دیکھنے سے محفوظ رہی اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور وہ آنکھ جس سے خوفِ الٰہی کی وجہ سے مکھی جتنا آنسو نکلا۔

---

[76] (تفسير ابن كثير ، سورة النور:30 .42/6، دار طيبة.سنة النشر: 1422هـ/2002م)

[77] (تفسير ابن كثير ، سورة النور:30 .42/6، دار طيبة.سنة النشر: 1422هـ/2002م)

[78] (تفسير ابن كثير ، سورة النور:30 .42/6، دار طيبة.سنة النشر: 1422هـ/2002م)

[79] (تفسير ابن كثير ، سورة النور:30 .42/6، دار طيبة.سنة النشر: 1422هـ/2002م)

(۵)سیّدنا اَبوامامہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفُلْ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ: إِذَا حَدَّثَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ، وَإِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ. وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ [80]

یعنی فرمایا رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اے میری امت تم میرے لئے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱)جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔

(۲)جب تم میں سے کسی کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرے۔

(۳)جب تم میں سے کوئی وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔

(۴)تم اپنی نظروں کو نیچی رکھو(غیر محارم کی طرف مت دیکھو)۔

(۵)اپنے ہاتھوں کو روکو۔

(۶)اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: یہاں تک فقیر نے بدنگاہی کی بیماری کی خرابیاں اوراس سے بچنے کے فوائد عرض کئے اب ان بیماروں کا حال پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس مرض میں مبتلا ہو کر تباہ وبرباد ہوئے۔

شیخ اندلسی اور بدنگاھی: سن ہجری کی دوسری صدی ختم ہونے پر ہے، آفتاب نبوت غروب ہوئے ابھی بہت زیادہ مدت نہیں گذری لوگوں میں امانت و دیانت اور تدیّن و تقویٰ کا عُنْصُر(حصہ) غالب ہے، اسلام کے ہونہار فرزند جن کے ہاتھ پر اس کو فروغ ہونے والا ہے کچھ کامیاب ہیں اور کچھ ابھی تربیت پارہے ہیں، آئمہ دین کا زمانہ ہے، ہر شہر علمائے دین وصُلحاء متقین سے آباد نظر آتا ہے۔

مدینۃ الاسلام(بغداد) جو اس وقت مسلمانوں کا دارالسلطنت ہے، اپنی ظاہری اور باطنی آرائشوں سے آراستہ اور گلزار بنا ہوا ہے، ایک طرف اگر اس کی دلفریب عمارتیں اور ان میں گذرنے والی نہریں دل لبھانے والی ہیں تو دوسری طرف مشائخ اور صُلحاء کی مجلسیں درس وتدریس کے حلقے ذکر و تلاوت کی دلکش آوازیں خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کی دلجمعی کا سامان ہے۔ فقہاء و محدثین اور عباد و زُہّاد(پرہیزگاری) کا ایک عجیب وغریب مجمع ہے، اس مبارک مجمع میں ایک بزرگ ابو عبداللہ اندلسی کے نام مشہور ہیں۔ جو اکثر اہل عراق کے پیر و مرشد اور اُستاد محدّث ہیں، آپ کے مریدین کی تعداد کئی ہزار تک پہنچ چکی ہے جن کا ایک عبرت ناک واقعہ ہمیں اس وقت ہدیۂ قارئین کرنا ہے۔

[80] (تفسیر ابن کثیر، سورۃ النور:30، 42/6، دار طیبۃ، سنۃ النشر: 1422ھ/2002م)

شیخ کا تعارف: وہ زاہد و عابد اور عارف باللہ ہونے کے حدیث و تفسیر میں بھی ایک جلیل القدر امام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو تیس ہزار حدیثیں حفظ تھیں اور قرآن شریف کو تمام روایات قرأت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے سفر کا ارادہ کیا۔ تَلامِذَہ (طلبا) اور مریدین کی جماعت میں سے بھی بہت سے آدمی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے، جن میں حضرت جنید بغدادی اور حضرت شبلی رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ حضرت شبلی قدس سرہٗ کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت امن وامان اور آرام و اطمینان کے ساتھ منزل بمنزل مقصود کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ہمارا گذر عیسائیوں کی ایک بستی پر ہوا۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا لیکن پانی موجود نہ ہونے کی وجہ سے اب تک ادا نہ کر سکے تھے، بستی میں پہنچ کر پانی کی تلاش ہوئی، ہم نے بستی کا چکر لگایا اور ہم چند مندروں اور گرجا گھروں پر پہنچے۔ جن میں آفتاب پرستوں اور صلیب پرست نصرانیوں کے رہبانوں اور پادریوں کا مجمع تھا جن میں ہر شخص **ہر کس بخیال خویش خبطے وارد** کا نمونہ بنا ہوا تھا کوئی آفتاب کو پوجتا اور کوئی آگ کو ڈَنْڈَوَت (پرنام، سلام) کرتا تھا اور کوئی صلیب کو اپنا قبلۂ حاجات بنائے ہوئے تھا۔ ہم یہ دیکھ کر متعجب ہوئے اور ان لوگوں کی کم عقلی اور گمراہی پر حیرت کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ آخر گھومتے ہوئے بستی کے کنارے پر ہم ایک کنویں پر پہنچے جس پر چند نوجوان لڑکیاں پانی پلا رہی تھیں۔ اتفاق سے شیخ مرشد ابو عبداللہ اندلسی کی نظر ان میں سے ایک لڑکی پر پڑی جو اپنے خداداد حسن و جمال میں ہجولیوں سے ممتاز ہونے کے ساتھ زیور اور لباس سے آراستہ تھی۔ شیخ کی اس سے چار آنکھیں ہوتے ہی حالت دِگر گُوں (الٹ پلٹ) ہونے لگی۔ چہرہ بدلنے لگا، اسی انتشار طبع کی حالت میں شیخ اس کی ہمجولیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ یہ کس کی لڑکی ہے؟

لڑکیاں: یہ اس بستی کے سردار کی لڑکی ہے۔

شیخ: پھر اس کے باپ نے اس کو اتنا ذلیل کیوں بنا رکھا ہے کہ کنویں سے خود ہی پانی بھرتی ہے کیا وہ اس کے لئے کوئی نوکر نہیں رکھ سکتا جو اس کی خدمت کرے۔

لڑکیاں: کیوں نہیں مگر اس کا باپ ایک نہایت عقیل اور فہیم آدمی ہے اس کا مقصود یہ ہے کہ لڑکی اپنے باپ کے مال و متاع، حشم و خدم پر نازاں ہو کر کہیں اپنے فطری اخلاق (یعنی سردار کا لڑکی کو باہر نکالنا اور کنویں پر بھیجنا اگرچہ بے شبہ مذموم و ناروا تھا مگر ساتھ ہی اس کا لڑکی کے اخلاق اور خاوند کی اطاعت کا خیال ضرور قابل داد ہے، ہمیں چاہیے کہ اس سے عبرت حاصل کریں اور میکہ کی بود و باش میں لڑکیوں کے اخلاق خراب نہ کر دیں ان کو سُسرال کے آداب اور خاوند کی اطاعت کا سبق دیں۔ اویسی غفرلہٗ) خراب نہ کر بیٹھے اور نکاح کے بعد شوہر کے یہاں جا کر اس کے حضور میں کوئی قصور نہ کرے۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ اس کے بعد سر جھکا کر بیٹھ گئے اور تین دن کامل اس طرح گزرے نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ کسی سے کلام کرتے ہیں۔ البتہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز ادا کر لیتے ہیں اور تلامذہ کی کثیر التعداد جماعت اُن کے ساتھ ہے۔ لیکن سخت پریشانی میں ہیں کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسرے دن میں نے یہ حالت دیکھ کر پیش قدمی کی اور عرض کیا کہ شیخ! آپ کے مریدین آپ کے اس لگاتار سکوت سے متعجب اور پریشان ہیں، کچھ فرمائیے تو کیا حال ہے؟

شیخ: (قوم کی طرف متوجہ ہوکر) میرے عزیزو! میں اپنی حالت تم سے کب تک چھپاؤں جب سے میں نے اُس لڑکی کو دیکھا ہے اس کی محبت مجھ پر اتنی غالب ہو چکی ہے کہ میرے تمام اعضاء وجوارح کام نہیں کرتے اب یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ میں اس سرزمین کو چھوڑ دوں۔

برنخیرم زسر کوئے تو تا جاں دارم	در رسد کار بجاں از سر جاں برخیزم

شبلی: اے شیخ اس علم وفضل اور حدیث وتفسیر کے ہوتے ہوئے آج تمہارا کیا حال ہے؟

شیخ: میرے بھائیو! میں اپنے اختیار میں نہیں میرے مولا نے جس طرح چاہا مجھ میں تَصَرُّف (رد وبدل) کیا اور اس قدر تَقَرُّب (قرب) کے بعد جب چاہا کہ مجھے اپنے دروازہ سے دور پھینک دے تو پھر اس کی قضا کو کون ٹالنے والا تھا۔ اے عزیزو! خدائے بے نیاز کے قہر سے ڈرو، اپنے علم پر مغرور نہ ہو، اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے میرے مولا! میرا گمان تیرے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تو مجھ کو ذلیل وخوار کرکے اپنے دروازہ سے نکال دے گا یہ کہہ کر خدا تعالیٰ سے استغاثہ کرنا اور رونا شروع کر دیا اور آواز دی کہ اے شبلی اپنے غیر کو دیکھ کر عبرت حاصل کر۔ حدیث میں ہے: وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ (81)

یعنی نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

شبلی: (رونے کی وجہ سے لکنت کرتی ہوئی آواز سے نہایت دردناک لہجہ میں) اے ہمارے پروردگار ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور تجھ ہی سے استغاثہ کرتے ہیں ہر کام میں ہم کو تیرا ہی بھروسہ ہے ہم سے یہ مصیبت دفع کر دے کہ تیرے سوا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

خیر اُن کا رونا اور اُن کی دردناک آواز سنتے ہی سب کے سب وہیں جمع ہو گئے اور زمین پر مُرغِ بِسْمِل (وہ مرغ جو ذبح ہونے کے بعد تڑپتا ہے) کی طرح لوٹنا اور چلانا شروع کیا اور اس زور سے چیخے کہ ان کی آواز سے جنگل اور پہاڑ گونج اٹھے، یہ میدان میدانِ حشر کا نمونہ بن گیا۔ ادھر شیخ حسرت کے عالم میں زار زار رو رہے تھے۔

حضرت شبلی: شیخ! آپ حافظ قرآن تھے اور قرآن کو ساتوں قرأت سے پڑھا کرتے تھے اب بھی اس کی کوئی آیت یاد ہے؟

شیخ: اے عزیز مجھے تمام قرآن میں دو آیتوں کے سوا کچھ یاد نہیں رہا۔

حضرت شبلی: وہ دو آیتیں کون سی ہیں؟

شیخ: ایک تو یہ ہے: وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ۔ (پارہ ۱۷، سورۃ الحج، آیت ۱۸)

ترجمہ: اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں بیشک اللہ جو چاہے کرے۔

اور دوسری یہ ہے: وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ۔ (پارہ ۱، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۰۸)

---

81) (سنن ابن ماجه، كتاب المقدمة، باب اجتناب البدع والجدل، 18/1، الحديث: 46، المكتبة العلمية)

(صحيح مسلم، كتاب القدر، باب كيفية خلق الآدمي في بطن أمه وكتابة رزقه وأجله الخ، 2037/4، الحديث: 4783، دار إحياء الكتب العربية)

ترجمہ: اور جو ایمان کے بدلے کفر لے وہ ٹھیک راستہ بہک گیا۔

شبلی: آپ کو تیس ہزار احادیث مع اسناد کے حفظ تھیں۔اب کتنی یاد رہ گئی ہیں۔ شبلی نے دریافت کیا۔

شیخ: مجھے اِس وقت صرف ایک ہی حدیث یاد رہ گئی ہے اور وہ یہ ہے: مَنۡ بَدَّلَ دِینَہُ فَاقۡتُلُوۡہُ [82]

یعنی جو اپنے دین کو بدل ڈالے اس کو قتل کرو۔

شیخ نے جواب دیا۔

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ کی حالت زار دیکھ کر بصد حسرت ورنج انہیں وہیں چھوڑ کر مراجعت فرماتے ہوئے بغداد روانہ ہو گئے۔راستے میں ایک نہر آئی۔ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ سامنے نہر میں سے ان کے شیخ نہا کر نکل رہے ہیں اور اونچی آواز سے پڑھ رہے ہیں: اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوۡلُ اللّٰہِ۔ اس کے بعد شیخ نے نماز پڑھی۔جب فارغ ہوئے تو حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے قریب ہو کر پوچھا کہ اس مصیبت سے کیسے نجات ملی ہے؟ آپ نے فرمایا عزیزو! جب تم چلے آئے تھے تو تمہارے بعد میں نے رو رو کر بڑی عاجزی سے اپنے مولا کو کہا کہ اس عذاب سے مجھے چھڑا لے۔ میری خطاؤں کو معاف کر اور گناہوں کو بخش دے۔اے سچے سمیع دعا سن اور قبول کر۔ خدا کی ذات پر قربان جاؤں کہ اس نے میری دُعا کو قبول کر لیا۔ میرے دل کو سکون اور چین آ گیا میں نے طبیعت پر قابو پالیا۔ میرے حواس درست ہو گئے۔ عقل و شعور لوٹ آئے اور میں نے جان لیا کہ میں اُبوعبداللہ اندلسی رحمۃاللہ علیہ ہوں۔ شیخ نے بتایا اس ابتلاء و آزمائش کا کوئی سبب ہو گا!

شبلی رحمتہ اللہ علیہ نے پوچھا: دوستو! جب ہم اس بستی پر پہونچے تھے تو وہاں ہم نے کئی آتش پرست، صلیب پرست دیکھے تھے ان گمراہوں، کافروں اور مشرکوں کو دیکھ کر میں نے ان کو تبلیغ نہیں کی اور دل میں کہا کہ......

یہ لوگ کس قدر احمق، جاہل، بے دین اور شعور سے بیگانے ہیں کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ہم مؤمن، موحد، متبع سنت ہیں۔

مجھے اپنے علم و فضل اور زہد و تقویٰ پر غرور سا آیا۔ اور دل میں بڑائی اور تکبر کا خیال بھی گزرا۔ میرے دل میں ایک آواز آئی کہ تیری توحید اور تیرا ایمان تیری ذاتی پیدا کردہ چیز نہیں ہے یہ کوئی تیرا شخصی کمال نہیں ہے۔ بلکہ سب کچھ ہماری ہی توفیق سے ملا ہے ہماری ہی دین اور عطا ہے اگر تم چاہو تو ہم جلد ہی تمہیں بتا دیں۔ عین اس وقت جب کہ مجھ پر یہ کیفیت طاری تھی مجھے محسوس ہوا کہ میرے دل سے کوئی جانور نکل کر اڑ گیا جو دراصل میرا ارادہ تھا۔ شیخ نے

---

[82] (سنن أبي داود، كتاب الحدود، باب الحكم فيمن ارتد،4/126،الحديث:4351،المكتبة العصرية)
(صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب لا يعذب بعذاب الله،3/1098،الحديث:2854،دار ابن كثير،سنة النشر: 1414هـ/1993م)
(سنن الترمذي، كتاب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في المرتد الله،4/49،الحديث:1458،دار الكتب العلمية)

فرمایا۔ پھر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ اور ان کے ساتھی بغداد آ گئے۔ سب لوگوں نے خوشیاں منائیں۔ مدرسے اور درسگاہیں پھر سے آباد ہو گئیں۔ اور حضرت شیخ اندلسی رحمۃ اللہ علیہ بدستور وعظ وتذکیر اور تعلیم وتدریس اور قرآن وحدیث کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ [83]

وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ○ (پارہ۱۸، سورۃالنور، آیت ۴۶)

ترجمہ: اور اللہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔

عشق پر زور نہیں ہے، یہ وہ آتش ہے
کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے

شیخ صنعان کی بدنگاهی: جب حضور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قَدَمِىۡ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ

یعنی میرا یہ قدم تمام ولیوں کی گردن پر ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اولیاء حاضرین وغائبین نے آپ کی تعظیم کی وجہ سے گردنیں جھکادیں اور آپ کے کمال کو تسلیم کر لیا۔ مگر اصفہان میں شیخ صنعان نے انکار کر دیا۔ جب اس کی نافرمانی کا کشف غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اُس چرواہے کی گردن پر خنزیر کا قدم ہو گا۔ کچھ مدت کے بعد شیخ محمد فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کفار کے شہروں میں سے ایک شہر کے پاس سے ان کا گزر ہوا۔ تو صنعان کی نظر ایک حسین وجمیل لڑکی پر پڑی۔ جو اپنے محل پر کھڑی چاروں طرف دیکھ رہی تھی۔ شیخ پہلی نظر کے ساتھ ہی اُسے دیکھ کر بے ہوش ہو گیا اور عقل جاتی رہی بس پھر کیا تھا کہ اس کے حُسن وجمال کے مشاہدے کے بعد وہاں سے آگے چلنے کی طاقت نہ رہی۔ جب اُس لڑکی نے اس کی محبت کو دیکھا تو اُس کے دل میں بھی شیخ کی محبت پیدا ہو گئی اور وہ بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ اُس لڑکی کا کھانا اور سونا منقطع ہو گیا۔ جب اس کے باپ کو لڑکی کی حالت کا علم ہوا اور سوچنے لگا کہ اس کا علاج کیسے ہو گا۔ بالآخر سوائے اس کے نکاح کے کوئی علاج سمجھ میں نہ آیا۔ شیخ صنعان کو اس لڑکی کے باپ نے خبر دی کہ ہمارے ہاں شادی کا طریقہ ہے کہ جس وقت ہم اپنی کسی لڑکی کی شادی کرتے ہیں تو اس کے بننے والے خاوند کو خنزیروں کا چرواہا بناتے ہیں اور وہ ہر روز ان کے لیے خنزیر کا ایک بچہ لاتا ہے اور ہم اپنی رسم کے مطابق اُس کا گوشت کھاتے ہیں اور یہ سلسلہ نکاح کے وقت تک جاری رہتا ہے جب نکاح کا وقت آتا ہے تو اس کے ایک ہاتھ میں شراب کا پیالہ اور خنزیر کا گوشت جب کہ دوسرے ہاتھ میں لڑکی کا دامن پکڑاتے ہیں۔ شیخ صنعان یہ سُن کر بہت خوش ہوا اور اس کی خدمت کو بغیر کسی جھجک کے پورا کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور وہ ہر روز صبح کے وقت ایک خنزیر کا بچہ اپنی گردن پر اُٹھا کر اُن کے پاس لاتا۔ جب مقررہ مدّت پوری ہو گئی اب نکاح کا وقت آ گیا تو انہوں نے شیخ صنعان کے ہاتھ میں خنزیر کا گوشت اور شراب کا پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں اُس حسینہ کا دامن بڑی خوشی سے تھمادیا۔ جب شیخ نے شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا تو شیخ فرید الدین عطار نے بلند آواز سے پکارا یا سُلطان سیّد عبدالقادر ہمارا شیخ گمراہ ہو رہا ہے۔ امداد، امداد یا محی الدین۔

---

[83] (المستطرف في كل فن مستطرف، الباب السادس والعشرون في الحياء والتواضع ولين الجانب وخفض الجناح، الفصل الثاني في التواضع ولين الجانب وخفض الجناح، ص164، عالم الكتب – بيروت، الطبعة: الأولى، 1419ھ)

اس وقت پیرانِ پیر وضو کر رہے تھے اور آپ نے وضو کرتے کرتے پانی کا ایک چھینٹا مارا کہ شیخ صنعان کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ گوشت اور شراب کا پیالہ اس کے ہاتھ سے گر پڑا اور اپنی غفلت سے بیدار ہو گیا۔ فوراً جنگل کی طرف بھاگا۔ فریدالدین رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہاں بھاگ رہے ہو۔ شیخ صنعان نے جواب دیا اس کی طرف جا رہا ہوں جس کی گستاخی کرنے کی وجہ سے مجھ پر یہ مصیبت آئی۔ اب ان سے معافی مانگنے جا رہا ہوں۔ پھر جب بغداد پہنچے اور اپنا منہ سیاہی کے ساتھ سیاہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو باندھا اور خادموں کے ساتھ دروازے پر کھڑا ہو گیا اور ظاہر و باطن سے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے عاجزی کرنے لگا۔ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو اس پر ترس آ گیا اور اس کے سابقہ فعل کو معاف کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کھولے اور اسے وضو کرنے کا حکم دیا۔ اس کے بعد سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ الٰہی میں شیخ صنعان کیلئے دُعا مانگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پیرانِ پیر کی دُعا پر شیخ صنعان کے کئے ہوئے گناہ معاف فرما دیئے۔[84] (تسکین الخاطر، صفحہ ۴۹)

ابن سقّا کی بد نگاھی: عبداللہ بن علی جحروی تمیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تحصیل علم کے لئے بغداد آیا اور مدرسہ نظامیہ میں داخل ہو گیا۔ ابن سقاء میرا ہم جماعت اور ہم سبق تھا ہم دونوں عبادت کرتے اور اہل اللہ کی زیارت کیلئے نکل جاتے۔ بغداد میں ایک شخص کے متعلق شہرت تھی کہ وہ وقت کا غوث ہے اور جب چاہتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے چنانچہ ہم اس شخص سے ملنے کیلئے چلے گئے اور شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ راستہ میں ابن سقاء نے کہا کہ آج میں اس سے ایک علمی مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکے گا۔ میں نے کہا میں ایک مسئلہ پوچھوں گا۔ دیکھیئے وہ اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی فوراً کہنے لگے۔ معاذ اللّٰہ میں تو ان سے کوئی مسئلہ نہیں پوچھوں گا بلکہ مجلس میں بیٹھ کر فیض زیارت اور فیض صحبت ہی حاصل کروں گا۔ جب ہم تینوں وہاں پہنچے تو دیکھا کہ وہ وہاں موجود نہیں ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد انہیں وہاں بیٹھے پایا۔ تو انہوں نے ابن سقاء کو قہر آلود نگاہوں سے دیکھا اور غصہ سے فرمایا۔

اے ابن سقاء خدا تیرا بھلا نہ کرے۔ تو مجھ سے ایسا مسئلہ پوچھتا ہے جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں کان کھول کر سنو وہ مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ کفر کی آگ تیرے سینے میں شعلے مار رہی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے میری طرف متوجہ کر فرمایا۔ عبداللہ تو مجھ سے اس لئے مسئلہ دریافت کرتا ہے کہ میں کیا جواب دوں گا۔ وہ مسئلہ یوں ہے اور اس کا جواب یہ ہے مگر تو بے ادبی کی وجہ سے کانوں تک دنیا میں غرق ہو جائے گا۔ اس کے بعد سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے پاس بٹھا کر نہایت احترام کیا اور فرمایا۔ عبدالقادر تم نے ادب کی وجہ سے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو راضی کر لیا۔ میں دیکھتا ہوں کہ ایک وقت آئے گا جب تم بغداد کے منبر پر بیٹھے وعظ کر رہے ہو گے اور اعلان کرو گے۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ۔

یعنی میرا یہ قدم تمام اولیاءاللہ کی گردنوں پر ہے۔

---

[84] (جامع الأنوار في مناقب الأخيار، ص332، الدار العربية للموسوعات، الطبعة: 2002م)

اور میں دیکھ رہاہوں کہ اس وقت تمام اولیاءاللہ تیری عظمت کااعتراف کرتے ہوئے اپنی گردنیں جھکادیں گے۔یہ بات کہتے ہی وہ یکدم غائب ہوگئے اس کے بعد وہ نظر نہیں آئے۔ابن سقاءعلوم شرعیہ میں ایسامستغرق ہواکہ وقت کے اکثر فقہیہ اور علماءاس کی قابلیت کالوہاماننے لگے وہ علم مناظرہ میں اس قدر حاوی تھاکہ وہ اپنے مدمقابل کو ساقط کردیتا۔ساتھ ہی ساتھ وہ فصاحت اور وقار میں مشہور زمانہ ہوگیا۔خلیفہ عباس نے اسے اپنے خاص مصاحبوں میں شامل کرلیااور شہنشاہ روم کی طرف اسے سفیر بناکر روم بھیج دیا۔جہاں اس نے شاہی دربار میں عیسائی علماء کوایک مناظرہ میں شکست دی۔بادشاہ کے دل میں اس کی قدر اور بڑھ گئی۔ایک دن وہ بادشاہ کی حسین لڑکی کو دیکھ کر دل دے بیٹھااور بادشاہ کو نکاح کی درخواست کی۔بادشاہ نے اسے کہاکہ اگر تم عیسائیت قبول کرلو تو مجھے کوئی عذر نہیں۔اِس نے کہاٹھیک ہے اور وہ اسلام سے دستبردار ہوکر عیسائی بن گیا۔اب اسے اس غوث کی بات یادآئی اور سمجھ گیاکہ یہ سارانتیجہ ان کی بدُعا کاہے۔[85] (نزہتہ الخاطر ،صفحہ۸۹)

حکایت:ایک عالم دین فوت ہوئے توکسی نے خواب میں دیکھاکہ اِن کا چہرہ سیاہ ہو چکاہے۔خواب دیکھنے والے نے وجہ پوچھی تواِس عالم دین نے بتایاایک دن ایک لڑکادیکھاتومیں نے اس کی طرف نظر بھر کر دیکھااِس وجہ سے میراچہرہ آگ میں جل گیاہے(روسیاہ ہوگیاہے)۔[86] (روح البیان)

فائدہ:دنیامیں گناہ کی فوراًسزانہیں ملتی۔اگر مل بھی جائے توکچھ نہیں۔قبر وحشر کی سزاوعذاب سخت سے سخت ترہے۔

حکایت:ایک صاحب فوت ہوگئے توان کوکسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھااللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیاسلوک کیا۔انہوں نے جواب میں کہامیرے سارے گناہ بخش دیئے گئے ہیں مگر ایک گناہ نہیں بخشاگیااور مجھے اس گناہ کی پاداش(صلہ) میں روک لیاگیا حتی کے میرے چہرے کا گوشت گرگیا۔دیکھنے والے نے پوچھاوہ کیاگناہ تھا۔توجواب میں کہاکہ میں نے ایک دن ایک لڑکے کو شہوت کی نظر سے دیکھاتھا۔[87] (نزہتہ الناظرین)

حکایت:اَبوعبداللہ جبلی کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے استاد صاحب کے ساتھ جارہاتھاتومیں نے ایک خُوب رُو(حسین) لڑکادیکھااور کہا:**یا استاذی توی یعذب اللّٰہ ھٰذا الصورۃ**۔(یعنی اے میرے استاد کیاآپ کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی پیاری صورت کو عذاب دے گا۔) یہ سن کر استاد صاحب نے فرمایااس نظر کاتوعنقریب انجام دیکھے گا۔اس شاگرد کابیان ہے کہ بیس سال کے بعد مجھے ساراقرآن بھول گیا۔[88] (نزہتہ الناظرین)

فائدہ:قرآن کا بھول جانامعمولی سزانہیں لیکن اسے سمجھے کون......

---

[85] (الانتصار للأولياء الأخيار، الباب الرابع: في ضرر ماداتهم والوقيعةفيهم والإنكار عليهم، وعلاج ذلك، ص31، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، 2007م)

[86] (تفسير روح البيان، النور: 31إلي 35، 145/6، دار الفكر – بيروت)

[87] (نزهة الناظرين في الأخبار والآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب آفات الفرج، باب الحث علي غض البصر، فصل قال ابن قيم في كتاب الداء، الحكاية الثالثة، ص456، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

[88] (نزهة الناظرين في الأخبار والآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب آفات الفرج، باب الحث علي غض البصر، فصل قال ابن قيم في كتاب الداء، الحكاية الثالثة، ص457، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

حکایت: ایک مرد صالح نمازی پابند صوم وصلوۃ تہجد گزار جس نے حج بھی کیا ہوا تھا مگر وہ اپنی نظر کی حفاظت نہیں کرتا تھا۔عورتوں کو بری نظر سے دیکھا کرتا تھا وہ فوت ہو گیا تو ایک دوست جس کو کشفِ قبور حاصل تھا وہ اس کی قبر پر گیا واپسی پر اس نے بتایا کہ اس کو قبر میں بد نگاہی کی وجہ سے سخت تکلیف ہو رہی ہے۔

حکایت: ایک جگہ ایک عابد زاہد تھا اس کے پڑوس میں کچھ احباب رہائش پذیر تھے ان کی ایک بہن جوان تھی وہ پڑوسی کاروبار کے سلسلہ میں کہیں جانا چاہتے تھے انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ بہن کو کس کے پاس چھوڑیں۔کہیں اطمینان حاصل نہ ہوا تو ان بھائیوں نے فیصلہ کیا یہ ہمارا پڑوسی بڑا ہی نیک عابد وزاہد ہے اگر یہ ذمہ داری اٹھالے تو ہمیں کسی قسم کی فکر نہ ہو گی۔یہ طے کر کے وہ اس عابد کے پاس گئے اور ماجرا عرض کیا اس نے انکار کر دیا۔آخر کار منت سماجت کر کے یہ منایا کہ آپ دو وقت ہمارے دروازے پر روٹی رکھ کر دستک دے دیا کریں ہماری بہن روٹی اٹھالیا کرے گی۔اس عابد نے یہ بات مان لی۔بھائیوں کے چلے جانے کے بعد یہ سلسلہ چلتا رہا۔ایک دن عابد کا ان کی بہن کے ساتھ آمنا سامنا ہو گیا اس کو دیکھا دل میں خواہش پیدا ہو گئی کیونکہ امت کے والی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے کہ بری نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر آلودہ تیر ہے جس کو لگ گیا خطا نہیں جائے گا۔بس وہ تیر عابد صاحب کو بھی ان کی نظر کو نہ بچانے کی وجہ سے لگ گیا پھر اس کے گھر آنا جانا شروع کر دیا اور وہ بدکاری (زنا) میں مبتلا ہو گیا حتّٰی کہ وہ عورت حاملہ ہو گئی۔شیطان نے وسوسہ دیا کہ بہت بدنامی ہو گی اسے قتل کر دو۔عابد نے اس کو قتل کر کے صحن میں دبا دیا اور جب اس کے بھائی واپس آئے تو عابد نے جواب میں کہا مجھے معلوم نہیں کہیں چلی گئی ہو گی۔شیطان نے انسانی صورت میں آکر بھائیوں کو بتادیا کہ اس عابد نے کیا کیا ہے اور قتل کر کے یہاں صحن میں دبا دیا ہے۔جب زمین کو کھودا تو بہن کی لاش برآمد ہو گئی پھر اس عابد کو دنیا میں جو کچھ ہونا تھا ہوا اس کے ساتھ وہ ساٹھ سالہ عبادت بھی برباد کر بیٹھا۔

نیک نگاہ پر انعام خداوندی: بدنگاہی کے واقعات پڑھے ہیں ایک دو واقعے وہ بھی پڑھ لیں جن سے معلوم ہو کہ نیک نگاہ پر اللہ عزوجل کی طرف سے کتنے بڑے انعامات نصیب ہوتے ہیں۔

حکایت: سیّدنا سلیمان بن یسار رحمتہ اللہ علیہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حج کے لئے نکلے اور جب وہ ابوا کے مقام پر پہنچے تو وہاں قیام کیا۔ساتھی نے کہا آپ یہاں تشریف رکھیں اور میں بازار سے کھانے پینے کے لئے کچھ لے آؤں۔اس کے جانے کے بعد جب کہ حضرت سلیمان بن یسار جو کہ صاحبِ حسن وجمال تھے خیمے میں بیٹھے تھے کہ ایک بدو عورت نے جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر رہائش پذیر تھی اس نے دیکھ لیا وہ فریفتہ ہو گئی۔وہ بدو عورت برقع پہن کر نیچے اتری اور سامنے کھڑے ہو کر بولی مجھے کچھ دو۔آپ نے سمجھا کہ یہ کھانے کی چیز مانگتی ہے آپ اٹھے تاکہ کوئی کھانے کی چیز تلاش کر کے اسے دیں اس عورت نے کہا: لست اريد هٰذا میں کھانے کو کچھ نہیں مانگتی میں اس چیز کی طالب ہوں جو کہ عورتوں کو مردوں سے ملتا ہے۔یہ سن کر آپ نے فرمایا تجھے تو شیطان نے تیار کر کے بھیجا ہے۔یہ کہہ کر حضرت نے اپنا سر گھٹنوں پر رکھ کر چیخ چیخ کر رونا شروع کر دیا اتنا زور سے روئے کہ وہ عورت ڈر گئی اور برقع اوڑھ کر چلتی بنی آپ روتے رہے حتّٰی کے ساتھی آگیا اس نے دیکھا کہ حضرت کا رو رو کر گلا بیٹھ چکا ہے آنکھیں سوجی ہوئی ہیں۔ساتھی نے عرض کیا حضرت اس انداز سے رونے کا سبب کیا ہے۔آپ نے ٹالنا شروع کیا لیکن ساتھی کا اصرار برابر بڑھتا رہا پھر آپ نے صورت حال بیان کی تو ساتھی نے چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا۔آپ نے پوچھا کہ تو کیوں روتا ہے؟ اس نے عرض کیا اگر میں آپ کی جگہ ہوتا تو شاید بدکاری سے نہ بچ سکتا پھر وہ دونوں چل پڑے۔جب خانہ کعبہ کا طواف کیا تو حضرت سلیمان بن یسار کو اُونگھ آگئی دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں حسن وجمال کے پیکر، عرض کی حضور آپ کا اسم شریف کیا ہے؟ فرمایا میرا نام یوسف ہے۔عرض کیا

یوسف صدیق(اللہ تعالیٰ کے نبی) آپ نے فرمایاہاں میں وہی ہوں۔ تو عرض کیا حضور آپ کا واقعہ عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کے ساتھ عجیب ہوا۔ تو فرمایا تیرا معاملہ بدو عورت کے ساتھ عجیب تر ہے۔[89] (نزہتہ الناظرین)

حکایت: کسی بادشاہ کی بیگمات سیر کیلئے باغ میں گئیں۔ سیر سے فارغ ہوئیں تو واپسی کا ارادہ کیا اپنی اپنی پالکیوں میں بیٹھ گئیں لیکن شہزادی جو کہ پھول چننے میں مشغول تھی شتر بانوں نے یہ سمجھا کہ بیٹھ گئی ہیں روانہ ہو گئے تو شہزادی جب واپس پالکیوں کی جگہ آئی تو سب جا چکے تھے رات کا وقت تھا شہزادی بہت پریشان ہوئی دیکھا ایک مسجد ہے وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے مسجد میں چلی گئی۔ وہاں ایک نیک سرشت نوجوان مسافر بھی تھا اس کی اچانک نظر شہزادی پر پڑی تو دیکھا ایک ناز و نعم میں پلی ہوئی زرق برق لباس میں ملبوس نوجوان لڑکی ہے نفس ظالم نے وسوسے ڈالنے شروع کر دیئے کہ ایسا موقعہ پھر ہاتھ نہیں آئے گا نفسانی خواہش بھی پوری کر و اور زیورات بھی ایک خزانہ ہیں یہ بھی حاصل کر و لیکن ایمان نے کہا کہ اگر یہ بدکاری والا کام کیا تو روز قیامت دوزخ کی آگ سے چھٹکارا کیسے ہو گا۔ نفس نے کہا قیامت کی آگ کو پھر دیکھا جائے گا یہ موقع تو لطف اندوز ہونے کا ہے۔ ایمان نے کہا یہ چراغ جو مسجد میں جل رہا ہے یہ وہ آگ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی بار اپنی رحمت سے دھو کر دنیا میں بھیجی ہے پہلے اس کو آزما لو اگر یہ آگ برداشت نہ کر سکو تو دوزخ کی آگ کیسے کرو گے۔ یہ کہہ کر اس ایماندار نے اپنی انگلی چراغ کی آگ پر رکھی تو انگلی جلی فوراً کھینچ لی جب ذرا درد کم ہوا تو نفس نے پھر جوش مارا۔ پھر انگلی چراغ کی آگ پر رکھ دی پھر جلن ہوئی تو کھینچ لی یوں ہی کرتے کرتے رات گذار دی اور انگلی جلا دی صبح ہوئی تو پولیس اس شہزادی کو تلاش کرتے مسجد میں آئی شہزادی کو لے کر پولیس والے بادشاہ کے ہاں پہنچے بادشاہ کی دریافت پر پولیس والوں نے بیان کیا یہ شہزادی مسجد میں تھی اور ایک مسافر تھا۔ بادشاہ کو سخت غصہ آیا اور بے قابو ہو کر شہزادی کو قتل کرنے کے لئے تلوار سونت لی۔ شہزادی نے کہا ابا مجھے قتل کر دینا آپ کے لئے آسان ہے لیکن پہلے حقیقت حال تو سن لیں جس مسجد میں میں نے رات گذاری ہے وہاں جو مسافر تھا اسے بلا کر دیکھ تو لیں اس کے ہاتھ کا کیا حال ہے؟ پھر جو آپ نے کرنا ہو گا کریں ورنہ انسان کا قتل قیامت کے دن بہت بھاری ہو گا۔ بادشاہ نے مسافر کو بلوایا اور پوچھا پھر جب بادشاہ کو حقیقت حال کا علم ہوا تو حیران رہ گیا اور ڈر گیا۔ بادشاہ نے اس مسافر کا نکاح اسی شہزادی سے کر دیا اور سلطنت اس کے حوالے کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گیا۔

درس عبرت: اللہ تعالیٰ کے خوف نے اس فقیر کو جس نے انگلی جلا ڈالی تھی بادشاہ بنا دیا حرام کی معمولی سی لذت سے بچ جانے والے کو وہی شہزادی بھی تا زندگی حلال کے طور پر نصیب ہو گئی اور بادشاہت بھی انعام میں مل گئی۔ (مکتوبات صدریہ)

شیطان کی شرارت: بدنگاہی شیطان کی شرارت کا ایک ادنیٰ عمل ہے جس سے وہ بیشمار بندگانِ خدا کو گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اس پر اسے کچھ محنت بھی نہیں کرنی پڑتی ورنہ وہ تو انسان کے گمراہ کرنے میں بہت بڑے جتن اور حیلے بناتا ہے صرف ایک حکایت ملاحظہ ہو۔

برصیصا زاھد: برصیصا عبادت گذار اور زاہد، شب بیدار اور شُہْرَۂ آفاق (دنیا میں مشہور) درجہ رکھتا تھا کہ اس سے فیض روحانی اکتساب کرنے والے اس کے ساٹھ ہزار شاگرد تھے جو اس کی نصیحت کی برکت سے ہوا میں اڑا کرتے تھے۔ ملائکہ برصیصا کی عبادت پر تعجب کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ تم تو برصیصا کی عبادت پر متعجب ہو لیکن یاد رکھو کہ برصیصا کی محنت میرے نزدیک کفر پر مقدر ہو چکی ہے۔

---

[89] (نزهة الناظرين في الأخبار والآثار المروية عن الأنبياء والصالحين، كتاب آفات الفرج، باب الحث علي غض البصر، فصل قال ابن قيم في كتاب الداء، الحكاية الثالثة، ص459، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

شیطان ایک عابد وزاہد کے لباس میں برصیصا کے پاس آیا اور اس کے دروازہ پر کھٹکھٹایا۔

برصیصا نے کہا کون ہے؟ شیطان نے جو عابد کے لباس میں تھا اور اس کو گمراہ کرنے آیا تھا کہا میں ایک عابد دُور دراز سے تیری عبادت کا شہرہ سن کر آیا ہوں کہ تیرے پاس رہوں اور تیری عبادت کے انوار سے اکتساب کروں۔ برصیصا نے کہا جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ اس کے واسطے خود کافی ہوتا ہے۔ کسی کی اس کو مدد اور نُصرت (کامیابی) کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (اب ہم ذیل میں اخیر مضمون تک شیطان کو مصنوعی عابد کے نام سے یاد کریں گے)

مصنوعی عابد نے اس کے پاس کھڑے ہو کر عبادت کرنی شروع کر دی۔ اور وہ بغیر کھانے پینے کے مسلسل تین دن رات عبادت کرتا رہا۔ اس سے برصیصا کو بے حد تعجب ہوا۔ اس نے کہا کہ میں بیس سال سے عبادت کرتا ہوں لیکن عبادت میں یہ کیفیت جس سے میں کھانے، پینے اور سونے سے بے نیاز ہو جاؤں حاصل نہیں ہوئی۔ برصیصا نے مصنوعی عابد کو کہا اس کی کیا تدبیر ہے کہ میں تیری مثل ہو جاؤں۔

مصنوعی عابد: یہ چیز معصیت اور نافرمانی سے حاصل ہوتی ہے۔

برصیصا: (حیران ہو کر) یہ کس طرح؟

مصنوعی عابد: اس طرح کہ نافرمانی اور گناہ سے آدمی جب توبہ استغفار کرتا ہے تو اللہ اس پر مہربان ہوتا ہے کہ گناہوں پر عَفُو (بخشش) کی قلم کھینچ دیتا ہے اور اسکو پہلے سے زیادہ قرب عطا کرتا ہے۔

برصیصا: میں کونسا گناہ کروں گا؟

مصنوعی عابد: قتل گناہ۔

برصیصا: (کانوں پر ہاتھ رکھ کر) توبہ! توبہ! میں ساری عمر ایک مکھی کا مارنا بھی اپنی جرأت سے زیادہ سمجھتا رہا ہوں مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہو سکے گا کہ میں کسی انسان کو قتل کروں۔

مصنوعی عابد: اوہو...... تمہاری ریاضت نے اس حد تک بزدل اور کمزور بنا دیا ہے اچھا اگر تم قتل نہیں کر سکتے تو پھر تم کو کسی عورت سے زنا کرنا ہو گا۔

برصیصا: میں یہ بھی نہیں کروں گا۔

مصنوعی عابد: اگر تم یہ بھی نہیں کرتے تو شراب پیو۔

برصیصا: (شراب پینے پر آمادہ ہو جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ) وہ کہاں سے ملے گی۔

مصنوعی عابد نے برصیصا کو گناہ کی دلدل میں پھنسانے میں کوئی فَروگُذاشت (بھول چوک) نہیں کی تھی۔ اس نے اس کو یقین دلا دیا تھا کہ وہ اس کا مخلص دوست اور سچا ہمنشین ہے اور وہ جو کچھ اس کو کہتا ہے اس میں اس کی بھلائی اور بہتری ہی مطلوب ہے۔ شیطان کی کوشش اس حد تک بار آور اور کامیاب ہوئیں کہ برصیصا جیسا پرانا عابد بھی اس کے دامِ تزویر میں آگیا اور شراب پینے کی خواہش میں بے تاب اور متوالوں اور پرانے میخواروں کی طرح اس کا متلاشی ہو گیا ہے۔

مصنوعی عابد نے اس کو ایک شہر کا پتہ دیا کہ جہاں ایک عورت سے اس کو شراب مل سکے گی۔ برصیصا اس شہر کی طرف شوق سے قدم اٹھائے چلا جا رہا تھا۔ ملائکہ انگشتِ بدنداں تھے ان کے حیرت واِستَعِجاب (تعجب) کی کوئی حد نہ تھی کہ آج وہی برصیصا جو اس سے قبل اپنی عبادت سے آسمانی مخلوق کو غیر معمولی حیرت میں ڈالے ہوئے تھا اور جس کے وجود پر زمین کو ناز اور آسمان کو فخر تھا اپنی دو سو سال کی متاع کو تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے اور ظلمت نے ہر طرف سے اس کو گھیرا

ہوا ہے۔ جب برصیصا نے اس شہر میں پہنچ کر شراب پی۔ تو اس کے نشہ میں اس نے اسی عورت سے زنا کیا اور پھر جب اس کا شوہر باہر سے آیا تو اس نے اس کو بھی قتل کیا۔ مصنوعی عابد نے بادشاہ کو جا کر کہا۔ برصیصا عابد نے آج شراب پی اور زنا کیا اور قتل بھی کیا۔ بادشاہ نے برصیصا کو پکڑ کر زنا اور شراب کی یکے بعد دیگرے سزا دی......اور بعد ازاں اس کو قتل کے قصاص میں صلیب پر چڑھایا گیا۔ مصنوعی عابد نے برصیصا سے آکر کہا میں شیطان ہوں میں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ تیری دو سو سال کی عبادت بھی تم کو میرے پھندے اور مکر و فریب سے نہ بچا سکی۔ اب بھی اگر تو چاہے تو میں تجھ کو سُولی سے اتار سکتا ہوں۔ برصیصا نے کہا کہ تو مجھ کو سولی سے اتار دے تو میں تیرا ممنون ہوں گا۔ مگر شیطان نے اس کو کہا۔ اس وقت تو مجھ کو ایک سجدہ کر برصیصا نے کہا میں لکڑی سے بندھا ہوا ہوں کس طرح سجدہ کروں۔ شیطان نے کہا سر کے اشارے سے۔ برصیصا نے اس کو سر کے اشارے سے سجدہ کیا اور کافر ہو کر مرا۔ [90]

برعمل تکیه مکُن خواجه روزِازل   توچه دانی قلم صنع بنامت چه نوشت

یعنی عمل پر تکیہ نہ کر کہ روزِ ازل میں نامعلوم قلمِ صانع نے تیرے لئے کیا لکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بد نگاہی کی تباہی سے محفوظ و مامون فرمائے۔(آمین)

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

[90] (تفسير المظهري، الحشر:16، 88/7، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، 2007م)